بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
وعلی عبدہ المسیح الموعود

جلد 48

ایڈیٹر ☐ منیر احمد خادم
نائبین: قریشی محمد فضل اللہ۔ منصور احمد
Postal Registration No: P/GDP-23

18 رمضان 1419 ہجری 7 صلح 1378 ہش 7 جنوری 1999ء

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADR Qadian

ولقد نصرکم اللہ ببدر وَ انتم اذلۃ

شمارہ 1

شرح چندہ
سالانہ -/150 روپے
بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پونڈ یا 20 ڈالر امریکن

ادارہ کی جانب سے
نیا سال 1999
بہت بہت مبارک ہو

## اے دانشمندو! تم اس سے تعجب مت کرو کہ خدا تعالیٰ نے اس ضرورت کے وقت میں اور اس گہری تاریکی کے دنوں میں ایک آسمانی روشنی نازل کی

## اگر تم ایماندار ہو تو شکر کرو اور شکر کے سجدات بجالاؤ کہ وہ زمانہ جس کا انتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آباء گزر گئے اور بیشمار روحیں اُس کے شوق میں ہی سفر کر گئیں وہ وقت تم نے پالیا

### ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اے دانشمندو! تم اس سے تعجب مت کرو کہ خدا تعالیٰ نے اس ضرورت کے وقت میں اور اس گہری تاریکی کے دنوں میں ایک آسمانی روشنی نازل کی اور ایک بندہ کو مصلحت عام کیلئے خاص کرکے بغرض [illegible]ئے کلمہ اسلام و اشاعت نور حضرت خیر الانام اور تائید مسلمانوں کیلئے اور نیز اُن کی اندرونی حالت کے صاف کرنے کے ارادہ سے دنیا میں بھیجا۔ تعجب تو اس بات میں ہوتا کہ وہ خدا جو حامیٔ دین اسلام ہے جس نے وعدہ کیا تھا کہ میں ہمیشہ تعلیم قرآنی کا نگہبان رہوں گا اور اسے سرد اور بے رونق اور بے نور ہونے نہیں دوں گا۔ وہ اس تاریکی کو دیکھ کر اور ان اندرونی اور بیرونی فسادوں پر نظر ڈال کر چپ رہتا اور اپنے اُس وعدہ کو یاد نہ کرتا جس کو اپنے پاک کلام میں مؤکد طور پر بیان کر چکا تھا۔ پھر میں کہتا ہوں کہ اگر تعجب کی جگہ تھی تو یہ تھی کہ اس پاک رسول کی یہ صاف اور کھلی کھلی پیشگوئی خطا جاتی جس میں فرمایا گیا تھا کہ ہر ایک صدی کے سر پر خدا تعالیٰ ایک ایسے بندہ کو پیدا کرتا رہے گا کہ جو اس کے دین کی تجدید کرے گا۔ سو یہ تعجب کا مقام نہیں بلکہ ہزار در ہزار شکر کا مقام اور ایمان اور یقین کے بڑھانے کا وقت ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے وعدہ کو پورا کر دیا اور اپنے رسول کی پیشگوئی میں ایک منٹ کا بھی فرق پڑنے نہیں دیا۔ اور نہ صرف اس پیشگوئی کو پورا کرکے دکھلایا بلکہ آئندہ کیلئے بھی ہزاروں پیشگوئیوں اور خوارق کا دروازہ کھول دیا۔ اگر تم ایماندار ہو تو شکر کرو اور شکر کے سجدات بجالاؤ کہ وہ زمانہ جس کا انتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آباء گزر گئے اور بیشمار روحیں اُس کے شوق میں ہی سفر کر گئیں وہ وقت تم نے پالیا۔ اب اس کی قدر کرنا یا نہ کرنا اور اس سے فائدہ اُٹھانا یا نہ اُٹھانا تمہارے ہاتھ میں ہے میں اس کو بار بار بیان کروں گا اور اس کے اظہار سے میں رُک نہیں سکتا کہ میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کیلئے بھیجا گیا تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے میں اُس طرح بھیجا گیا ہوں جس طرح سے وہ شخص بعد کلیم اللہ مرد خدا کے بھیجا گیا تھا جس کی روح ہیروڈیس کے عہد حکومت میں بہت تکلیفوں کے بعد آسمان کی طرف اُٹھائی گئی۔ سو جب دوسرا کلیم اللہ جو حقیقت میں سب سے پہلا اور سید الانبیاء ہے دوسرے فرعونوں کی سرکوبی کیلئے آیا جس کے حق میں ہے اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا۔ سو اس کو بھی جو اپنی کارروائیوں میں کلیم اول کا مثیل مگر رتبہ میں اس سے بزرگ تر تھا ایک مثیل المسیح کا وعدہ دیا گیا اور وہ مثیل المسیح قوت اور طبع اور خاصیت مسیح ابن مریم کی پاکر اسی زمانہ کی مانند اور اسی مدت کے قریب قریب جو کلیم اول کے زمانہ سے مسیح ابن مریم کے زمانہ تک تھی یعنی چودھویں صدی میں آسمان سے اُترا اور وہ اترنا روحانی طور پر تھا جیسا کہ مکمل لوگوں کا صعود کے بعد خلق اللہ کی اصلاح کیلئے نزول ہوتا ہے اور سب باتوں میں اُسی زمانہ کے ہم شکل زمانہ میں اُترا جو مسیح ابن مریم کے اُترنے کا زمانہ تھا۔ تا سمجھنے والوں کیلئے نشان ہو۔ پس ہر ایک کو چاہئے کہ اس سے انکار کرنے میں جلدی نہ کرے تا خدا تعالیٰ سے لڑنے والا نہ ٹھہرے۔ دنیا کے لوگ جو تاریک خیال اور اپنے پرانے تصورات پر جمے ہوئے ہیں وہ اس کو قبول نہیں کریں گے مگر عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے جو اُن کی غلطی اُن پر ظاہر کر دے گا دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہیں کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔" یہ انسان کی بات نہیں خدا تعالیٰ کا الہام اور رب جلیل کا کلام ہے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اُن حملوں کے دن نزدیک ہیں مگر یہ حملے تیغ و تبر سے نہیں ہوں گے اور تلواروں اور بندوقوں کی حاجت نہیں پڑے گی۔ بلکہ روحانی اسلحہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی مدد اُترے گی اور یہودیوں سے سخت لڑائی ہو گی۔ وہ کون ہیں؟ اس زمانہ کے ظاہر پرست لوگ جنہوں نے بالاتفاق یہودیوں کے قدم پر قدم رکھا ہے۔ اُن سب کو آسمانی سیف اللہ دو ٹکڑے کریگی اور یہودیت کی خصلت مٹادی جائے گی اور ہر ایک حق پوش دجال دنیا پرست یک چشم جو دین کی آنکھ نہیں رکھتا حجت قاطعہ کی تلوار سے قتل کیا جائے گا اور سچائی کی فتح ہو گی اور اسلام کیلئے پھر اُس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اُس کے ظہور کیلئے نہ کھو دیں اور اعزاز اسلام کیلئے ساری ذلتیں قبول نہ کر لیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی۔ مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلّی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اِسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے اور ضرور تھا کہ وہ اس مہم عظیم کے روبراہ کرنے کیلئے ایک عظیم الشان کارخانہ جو ہر ایک پہلو سے مؤثر ہو اپنی طرف سے قائم کرتا۔ سو اُس حکیم و قدیر نے اس عاجز کو اصلاح خلائق کیلئے بھیج کر ایسا ہی کیا اور دنیا کو حق اور راستی کی طرف کھینچنے کیلئے کئی شاخوں پر امر تائید حق اور اشاعت اسلام کو منقسم کر دیا۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۲۹۴)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان : :

# سالِ نو کی مبارک باد اور وقفِ جدید کے نئے سال کا بابرکت اعلان

## 75 ممالک سے دس لاکھ نواسی ہزار پاؤنڈ کی وصولی

## اور ایک سال میں وقف جدید کے پچاس ہزار چندہ دہندگان کا غیر معمولی اضافہ

## 1999ء میں نارتھ پیسفک اور ساؤتھ پیسفک کے جزائر میں بھی ایم ٹی اے کی نشریات کے آغاز کی خوشخبری

## اور احمدیت کے حق میں عظیم الشان خوشخبریوں کے پورا ہونے کا ایمان افروز اعلان

## رمضان کے مہینہ میں دُنیا کو فضول خرچی سے بچانے کیلئے جہاد کی شروعات

خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ۔ فرمودہ یکم جنوری 1999 بمقام مسجد فضل لندن

لندن یکم جنوری 99ء (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن سے خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے وقف جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ الفاطر کی درج ذیل آیت کی تلاوت فرمائی۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ کِتٰبَ اللّٰہِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً یَّرْجُوْنَ تِجَارَۃً لَّنْ تَبُوْرَ۔ لِیُوَفِّیَھُمْ اُجُوْرَھُمْ وَیَزِیْدَھُمْ مِّنْ فَضْلِہٖ اِنَّہٗ غَفُوْرٌ شَکُوْرٌ O (الفاطر :31-30)

پھر فرمایا سب سے پہلے دنیا کی تمام جماعتوں کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور سال نو کی مبارک باد۔ اس آیت کریمہ میں بہت خوشخبریاں ہیں جو اس سال سے وابستہ ہو چکی ہیں جن کا بعد میں ذکر کروں گا۔ پہلے وقف جدید کے متعلق کچھ عرض کرتا ہوں حضور اقدس نے فرمایا "گذشتہ سال 98ء دنیا کے 75 ممالک سے وقف جدید کے دس لاکھ نواسی ہزار پاؤنڈ وصول ہوئے بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ 49 ہزار پاؤنڈ کم وصول ہوئے لیکن کمی نہیں ہے۔ اللہ نے دوسرے ذرائع سے اتنی برکت عطا فرمادی ہے کہ یہ کمی عملاً رہی نہیں۔

حضور نے فرمایا اس کمی کی وجہ یہ ہے کہ امریکہ کے وقف جدید کی آمد میں کمی آئی ہے اور یہ کمی میری ہدایت کی اطاعت کرنے کی وجہ سے آئی ہے۔ حضور نے فرمایا باوجود اس کے امریکہ کا وقف جدید کا چندہ سب دُنیا سے زیادہ ہے اور باقی سب جماعتوں کو بھی اپنی گزشتہ سال کی آمد کے مقابل پر ہر پہلو سے اس سال زیادہ آمد پیش کرنے کی توفیق ملی ہے حضور انور نے فرمایا کہ سب سے زیادہ عجیب بات یہ ہے کہ پاکستان بھی باوجود وہاں کے نامساعد حالات اور دن بدن روپے کی گرتی ہوئی حالت کے پیچھے نہیں رہا۔

حضرت امیر المومنین نے وقف جدید کے نئے سال کے خطبہ میں یہ بھی خوشخبری سنائی کہ الحمد للہ کے اس سال وقف جدید کے چندہ دہندگان میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے فرمایا سال 97 میں کل چندہ دہندگان دو لاکھ بائیس ہزار چھ صد 222600 تھے جبکہ سال 98 میں یہ تعداد بڑھ کر دو لاکھ تہتر ہزار تین صد ہو گئی گویا ایک سال میں چندہ دینے والوں کی تعداد پچاس ہزار سے بڑھ گئی ہے اور یہ تعداد دن بدن بڑھتی چلی جاتی رہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا امسال پاکستان کو 19000 پاؤنڈ اور انگلستان کو پچاس ہزار پاؤنڈ گزشتہ سال کی نسبت دُگنا چندہ ادا کرنے کی توفیق ملی ہے گزشتہ سال انگلستان کا وقف جدید کا چندہ پچاس ہزار پاؤنڈ تھا جو سال 98 میں ایک لاکھ پاؤنڈ ہو چکا ہے۔

وقف جدید کے چندہ میں دُنیا کے ممالک کی پوزیشن واضح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا امریکہ پہلے نمبر پر ہے پاکستان دوسرے جرمنی تیسرے انگلستان چوتھے اور کینیڈا پانچویں نمبر پر ہے۔ جبکہ ہندوستان۔ سوئزرلینڈ ماریشس۔ برما کی جماعتیں بھی غیر معمولی قربانیوں کے لحاظ سے قابل ذکر ہیں۔

حضور اقدس نے اپنے ایک گزشتہ خطبہ جمعہ کا ذکر فرمایا جس میں حضور نے عید کے موقع پر غریب ممالک کے بچوں کو تحفے بھجوانے کی تحریک فرمائی تھی فرمایا اس تحریک پر انگلستان کی جماعت نے غیر معمولی طور پر لبیک کہا ہے اور انہوں نے عید کے تحفوں کے پیکٹ بھی تیار کرنے شروع کر دیئے ہیں۔

حضور انور نے احباب جماعت کو فضول خرچیوں سے بچ کر اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی نصیحت فرمائی۔ فرمایا اچھا کھانا فضول خرچی نہیں ہے بلکہ فضول خرچی یہ ہے کہ بچا ہوا چھوڑ دیں اور ضائع کر دیں۔ فرمایا امیر ممالک میں بہت فضول خرچی ہوتی ہے خاص طور پر بچے بہت سا کھانا ضائع کر دیتے ہیں جو Dust bin میں ڈالنا پڑتا ہے اس لئے بچوں کو نصیحت ہونی چاہئے کہ اتنا ہی کھانا لیں جسقدر کھانا ہے حضور نے فرمایا اگر دنیا کے امیر ممالک اس فضول خرچی سے بچ جائیں تو وہ دنیا کے غریب ممالک کے پیٹ بھر سکتے ہیں۔ اس طرح پانی کی فضول خرچی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور اقدس نے پانی کے ضیاع سے بھی منع فرمایا۔

فرمایا۔ ہر سال رمضان کے مہینہ میں دُنیا کو جماعت احمدیہ کی طرف سے نیکی کا کوئی پیغام ملنا چاہئے اس سال کا پیغام یہ ہے کہ رمضان میں فضول خرچی نہ کرنے اور ضیاع نہ کرنے کی ایک مہم چلائی جائے ساری دُنیا کی جماعت احمدیہ اس جھنڈے کو اپنے ہاتھ میں اُٹھالے کہ Wast نہ کرو۔

اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے حضرت امیر المومنین نے فرمایا کہ سال 1999 جماعت احمدیہ کیلئے عظیم الشان برکات لیکر طلوع ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ کا یہ سلوک ہے کہ سو سال قبل اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو جن الہامات سے نوازا ہے ٹھیک سو سال کے بعد وہ اپنی پوری آب و تاب سے پورا ہوتے ہیں چنانچہ 1897 میں جو الہام ہوئے وہ 1997 میں اپنی شان سے پورے ہوئے 1898 کے 1998 میں اور اب 1899 کے الہامات 1999 میں نہایت عظیم الشان رنگ میں پورے ہوں گے انشاء اللہ۔ جن کی شروعات ہو بھی چکی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اب تک جاپان

(باقی صفحہ ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں)

## سَیِّدُ الاِسْتِغْفار

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رمضان المبارک کے درس القرآن فرمودہ ۱۳ دسمبر ۹۸ میں احباب جماعت کو یہ دعا بکثرت پڑھنے کی تلقین فرمائی۔

عَنْ شَدَّادِبْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَیِّدُ الاِسْتِغْفَارِ اَنْ یَقُوْلَ الْعَبْدُ:

" اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اَنْتَ خَلَقْتَنِی وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِی فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلاَّ اَنْتَ "

مَنْ قَالَھَا فِی النَّھَارِ مُوْقِنًا بِھَا فَمَاتَ مِنْ یَوْمِہٖ قَبْلَ اَنْ یُمْسِیَ فَھُوَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَمَنْ قَالَھَا مِنَ اللَّیْلِ وَھُوَ مُوْقِنٌ بِھَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ یُصْبِحَ فَھُوَمِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ (بخاری کتاب الدعوات)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سید الاستغفار" یہ ہے کہ بندہ یہ کلمات کہے:

"اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے۔ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ تو نے مجھے پیدا فرمایا اور میں حسبِ استطاعت تیرے عہد اور وعدہ پر ہوں میں اپنے بُرے کاموں کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ تیری جو (بے پایاں) نعمتیں مجھ پر ہیں میں ان کا اقرار کرتا ہوں اور مجھ سے جو گناہ سرزد ہوئے ہیں میں ان کا اعتراف کرتا ہوں۔ مجھے معاف فرمادے۔ کیونکہ بے شک تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرتا"۔

جو شخص یہ کلمات دن کے وقت کہے اور اسے اس کے متعلق پورا یقین ہو اور وہ اسی دن شام سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ جنتیوں میں سے ہے اور جو شخص رات کو یہ کلمات کہے اور اسے اس کے متعلق یقین ہو اور پھر وہ صبح سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ (بھی) جنتیوں میں سے ہے"۔

# خطبہ جمعہ

# حیا تمام نیکیوں کی جان اور تمام بداخلاقیوں کی دشمن ہے

## سچی طمانیت حیا سے ہی نصیب ہوتی ہے

## کامیاب ہو گئے وہ مومن جن کے گھر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں جنت بن گئے

## (مسجد مبارک (ہالینڈ) کی توسیع اور مسجد فرانس کا ذکر)

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۳۰ / اکتوبر ۱۹۹۸ء بمطابق ۳۰ / اخاء ۱۳۷۷ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔

الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

اس جمعہ میں انشاء اللہ وہ مضمون جاری رہے گا جس کا تعلق حیا سے ہے اور اگر وقت پھر بھی بچ گیا تو اسکے بعد اگلا مضمون شروع کیا جائے گا۔ لیکن سب سے پہلے میں آج جماعت احمدیہ ہالینڈ کی مسجد کے افتتاح کا ذکر کرنا چاہتا ہوں اور اس کے علاوہ فرانس کی جماعت کی مسجد کے افتتاح کا ذکر کروں گا۔

**مسجد مبارک دی ہیگ**، ہالینڈ کی یہ پہلی مسجد ہے جو دراصل لجنہ اماء اللہ کی مالی قربانیوں سے تعمیر ہوئی تھی اور اس کی مختصر تاریخ یہ ہے کہ ۲۰ / مئی ۱۹۵۵ء کو حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا سنگ بنیاد رکھا تھا اور اسی سال ۸ / دسمبر کو یہ مسجد مکمل ہو گئی۔ اس کی تعمیر اور اس کا افتتاح بھی حضرت چوہدری صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہی فرمایا۔ یہ مسجد چھوٹی سی تھی لیکن دیکھنے میں بہت خوبصورت اور باہر سے بڑی دکھائی دیتی تھی مگر اندر سے بہت چھوٹی مسجد تھی۔ اس زمانے میں نماز پڑھنے والوں کے لئے تو کافی ہو گی اب جو خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی ترقی کا دور ہے اس میں تو اس کی کوئی حیثیت نہیں رہی تھی اگر میں وہاں جاؤں تو پھر اس کثرت سے نمازی آجاتے تھے کہ مسجد اور اردگرد کے سارے علاقے میں باہر ان کو نمازیں پڑھنی پڑتی تھیں۔

اسی وجہ سے ہم نے پھر نن سپیٹ میں مرکز بنالیا جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے گنجائش بہت تھی وہاں بھی اگرچہ جو مسجد کے لئے جگہ مخصوص ہے وہ اتنی وسیع نہیں ہے کہ سب نمازی آسکیں مگر اردگرد کے دوسرے عمارتی علاقے ایسے ہیں جہاں چھتوں کے نیچے نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ باہر خیموں کی ضرورت نہیں پڑتی۔ بہرحال یہ تو اس مسجد کا آغاز ہے جس کا ذکر کیا۔ کیسے ہوا اس کا آغاز لجنہ اماء اللہ کی خاص غیر معمولی خدمت کے نتیجے میں اس کی تعمیر ہوئی تھی لیکن اس مسجد کو آگ لگانے کا واقعہ اب میں بیان کرتا ہوں۔

۱۹۸۷ء کو اس مسجد کو آگ لگا دی گئی اور آگ لگانے والے کا کچھ پتہ نہیں چلا۔ پولیس نے اپنی طرف سے کوشش کی ہو گی مگر اللہ بہتر جانتا ہے کہ کیا وجوہات تھیں جو ہم سے مخفی رکھی گئیں مگر ہوا یہ ہے کہ اس دور میں یہ سلسلہ مختلف جگہوں میں مجھے دکھائی دیا کہ جب بھی جلسہ سالانہ پر جماعتوں کے نمائندے آئے ہوتے تھے اور مسجدیں یا مراکز خالی رہ جاتے تھے اسی زمانے میں ایک شریروں کا گروہ تھا اور آپ بطور احمدی تو جانتے ہی ہیں کہ وہ کس قسم کے لوگ ہیں جن کا پیشہ ہی مسجدوں کو جلانا اور اسی میں انکی نجات ہے تو وہ لوگ اس موقع سے فائدہ اٹھا کر ہماری مساجد اور مراکز جو تبلیغی مراکز تھے ان میں آگ لگایا کرتے تھے اور یہ تمام دنیا میں پھیلے ہوئے واقعات ہیں۔ چنانچہ اسی وجہ سے پھر میں نے خصوصی ہدایت دی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب جماعت وہاں باقاعدہ ہر جگہ مستعد رہتی ہے اور نگرانی کرتی ہے تاکہ پیچھے کسی شریر کو موقع نہ ملے۔ تو یہ آگ لگانے کا واقعہ ان دنوں کا آغاز کا واقعہ ہے جب یہ حرکتیں شروع ہوئی تھیں۔ کسی نے کھڑکی کے شیشے توڑے اور اندر جاکر مسجد کو آگ لگا کر اپنی جنت کمالی اور وہ آگ اصل میں اپنے لئے جلائی تھی۔ ایسے لوگ دنیا میں بھی خدا تعالیٰ کی تقدیر کے تابع آگ ہی میں جلتے رہتے ہیں اور آگ جلاتے ہی تب ہیں جب حسد کی آگ بھڑک رہی ہوتی ہے۔ تو آگ سے حسد کا گہرا تعلق ہے اور حسد کے نتیجے میں یہ سارے واقعات رونما ہوتے ہیں۔ اور آئندہ کے لئے بھی جو آگ بھڑکائی جائے گی وہ ان کی اپنی بھڑکائی ہوئی آگ ہے۔ مگر اللہ ان لوگوں کے لئے اس آگ کو جنت بنا دیتا ہے جن کے اوپر خدا کی رضا کی قبولیت کے نتیجے میں آگ بھڑکائی جاتی ہے جیسے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آگ کو جنت بنادیا۔

تو اسی قسم کے واقعات ہم روزمرہ جماعت کی زندگی میں دیکھ رہے ہیں۔ چنانچہ جب یہ آگ لگائی گئی تو جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے صرف زیادہ سے زیادہ پچاس نمازی اس مسجد میں نماز پڑھ سکتے تھے تو بعد کے ایک خطبے میں میں نے جماعت ہالینڈ کو تسلی دی کہ ہم تو ہمیشہ سے خدا کا ایک سلوک دیکھ رہے ہیں۔ آپ کو گھبرانے کی کیا ضرورت ہے، اللہ تعالیٰ آپ کو اس سے دس گنا زیادہ مسجد بنانے کی توفیق بخشے گا اور پچاس نمازی کی بجائے پانچ سو نمازی اس مسجد میں نماز پڑھ سکیں گے۔ اب یہ بات تو آئی گئی ہو گئی۔ میں بھی بھول گیا اور امیر صاحب اور جماعت کے کارندے اور وہ آرکیٹکٹ عبد الرشید صاحب جنہوں نے اس مسجد میں بہت نمایاں کردار ادا کیا ہے وہ بھی بات کو بھول چکے تھے اور جس وقت وہ مسجد کو اور ساری عمارت کو ڈیزائن کر رہے تھے اس وقت ان کے ذہن کے کسی گوشے میں بھی نہیں تھا کہ دس گنا مسجد کا اللہ تعالیٰ نے گویا عملاً وعدہ فرمالیا ہے۔ بعض دفعہ اس کے عاجز بندوں کے منہ سے نکلی ہوئی بات پوری بھی فرمادیتا ہے تو ارادہ اللہ ہی کا ہوتا ہے اسی لئے وہ بات منہ سے نکل جاتی ہے۔ چنانچہ ان کے کسی خواب و خیال میں بھی نہیں تھا کہ اس وجہ سے ڈیزائن کروں کیونکہ کل رقبہ جو اس تعمیر کا تھا وہ دس گنا نہیں بلکہ اڑھائی گنا تھا۔ اس وجہ سے طبعی طور پر ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بالآخر بہت لمبی محنت کے بعد یہ مسجد مکمل ہو گئی تو آرکیٹکٹ صاحب نے جا کے پیمائش شروع کی تو حیران رہ گئے دیکھ کے کہ اس بلڈنگ میں جو عمومی رقبہ کے لحاظ سے اڑھائی گنا ہے مسجد کا حصہ دس گنا ہے اور بعینہ وہی بات پوری ہوئی ہے کہ پچاس کی بجائے پانچ سو نمازی وہاں نماز پڑھ سکتے ہیں۔ تو یہ اللہ کے کاروبار ہیں۔ یہ میں آپ کو محض اس لئے عرض کر رہا ہوں کہ جس حد تک بھی ممکن ہو خدا کی حمد اور شکر بجالائیں۔ وہ جماعت سے بے انتہا احسان کا سلوک فرماتا ہے۔

تو اس مسجد کے افتتاح کے لئے اب مجھے بھی جانا تھا اور خاص طور پر جب انہوں نے یہ بتایا کہ یہ واقعہ اس طرح ہوا ہے تو میں بھی طبعی جوش رکھتا تھا کہ اس مسجد میں جاؤں۔ لیکن یہ بھی اللہ کے کاروبار ہیں کہ ہالینڈ کی مسجد کا آغاز بھی خلیفۂ وقت نے نہیں کیا تھا، کسی اور نے کیا تھا۔ اسکی جب توسیع ہوئی ہے تب بھی خلیفۂ وقت کو توفیق نہیں ملی بلکہ اس کی نمائندگی میں کسی اور ہی کو موقعہ ملا ہے۔ اللہ اپنے راز بہتر سمجھتا ہے بہرحال ہم راضی برضا ہیں اور جو التواء کی وجہ ہے، وہاں جانے میں التواء ہوا ہے وہ وجہ موسم کی ایسی اچانک خرابی ہے جس پر ہمارا کوئی بھی اختیار نہیں تھا۔ ہر طرح سے ہم نے کوشش کر دیکھی وہ جہاز پکڑنے کی جو ایک ہی جہاز چل رہا تھا، وہ پکڑنے کی کوشش بھی کی اگرچہ موسم بہت خراب تھا لیکن ہمیں جہاز والوں نے بتلایا کہ اس جہاز پر اتنا دباؤ ہے ٹریفک کا، کیونکہ ایک ہی چل رہا ہے صرف، کہ ناممکن ہے آپ کو اس میں جگہ دینا۔ پھر ہم نے سوچا کہ ٹنل (Tunnel) میں کیوں نہ سفر کریں۔ وہ گاڑی جس کا باہر کے طوفانوں سے کوئی بھی تعلق نہیں وہ اس وقت خیال نہیں آیا کہ سب کو یہی خیال آیا ہو گا اور ان منتظمین نے ہمیں کہا کہ یہ وہم ہی دل سے نکال دو، اتنی بڑی ٹریفک ہے یہاں ہمارے پاس اس وقت کہ اسے سنبھالنا ناممکن ہو چکا ہے۔ اگر آپ ریزرو بھی کروالیں تو ریزرو کروانے کے باوجود ہو سکتا ہے بارہ گھنٹے Que میں کھڑا ہونا پڑے۔ تو جو صورت تھی ویسی تھی کہ ناممکن تھا۔ پھر بھی Que میں کھڑے بھی رہتے بارہ گھنٹے تو ہو سکتا ہے کہ آگے کسی اور کی باری آتی اور ہم پیچھے سے انتظار ہی میں رہ جاتے۔ تو یہ مجبوریاں تھیں جن کی وجہ سے میں وہاں خود شامل نہیں ہو سکا لیکن امیر صاحب سے میں نے درخواست کی کہ وہ اس مسجد کا افتتاح کروائیں اور امید ہے کہ اس وقت وہاں افتتاح ہو رہا ہو گیا ہو چکا ہو گا۔

اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ اس مسجد کی تعمیر میں وقار عمل کے ذریعے اور چوہدری عبد الرشید صاحب آرکیٹکٹ کے عمدہ نقشہ بنانے کے نتیجے میں اور پھر سارے کام کی نگرانی کے نتیجہ میں اس مسجد پر جتنا تعمیر نو پر خرچ آنا تھا اس سے بہت کم خرچ اٹھا ہے۔ اب دعا کی خاطر جو کارندے ہیں جنہوں نے کام کیا ہے انکا ذکر کرتا ہوں۔ سب سے پہلے تو امیر صاحب ہالینڈ خود ہیں اور ان کے ساتھ حمید صاحب نے بھی جس حد تک ان کے وقت نے اجازت دی انہوں نے اس مسجد کے معاملات میں گہری دلچسپی لی۔ اب امیر صاحب ہالینڈ تو بہرحال چندہ

اکٹھا کرنے، محنتیں کروانے، وقار عمل کے انتظام کروانے میں مسلسل بہترین کارکردگی دکھاتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

چوہدری عبدالرشید صاحب آرکیٹکٹ بھی خاص طور پر دعا کے مستحق ہیں۔ ان کا سب سے پہلے تو جو نقشے بنانے اور ان کی کونسل سے منظوریاں لینے، اس میں بہت وقت صرف ہوا ہے ہمارا۔ بہت پہلے یہ مسجد بن سکتی تھی مگر کونسل سے نئے نقشے بنا کر ان کی منظوریاں لینا یہ دو مسائل پیش کر رہا تھا۔ ایک تو یہ کہ وہاں کے آرکیٹکٹ سے اگر ہم یہ کرواتے تو اس آرکیٹکٹ کی فیس ہی بہت زیادہ تھی اور پھر اس کے ذریعہ جن کمپنیوں کو ٹھیکہ دیتے ان کے اخراجات بے انتہا تھے۔ اس لئے چوہدری عبدالرشید صاحب کو میں نے مشورہ دیا کہ آپ بطور آرکیٹکٹ وہاں درج ہو جائیں اور جو نئے قوانین بنے ہیں یورپ کے اکٹھے ہونے کے نتیجے میں ان میں ان کو موقع مل گیا۔ چنانچہ بحیثیت آرکیٹکٹ ان کا وہاں کونسل میں درج ہونا بہت سا وقت تو اس میں لگ گیا۔ پھر جو نقشے انہوں نے پیش کئے ان کو بار بار کونسل کبھی ایک عذر کبھی دوسرا اعذر رکھ کر رد کرتی رہی، ترمیموں کے مطالبے کرتی رہی تو یہ عرصہ ہے جو ۸۷ء سے لے کر اب تک جو تاخیر ہوئی ہے اس تاخیر کے ذمہ دار عرصے میں یہ عوامل ہیں۔ لیکن جب کام شروع ہوا ہے تو اس کام شروع ہونے کے بعد بھی اس کو دو سال پانچ مہینے لگے ہیں مکمل ہونے پر۔ کیونکہ کئی دفعہ وہ پیسے کی کمی کی وجہ سے رک جاتے تھے اور اس خیال سے کہ بار بار مرکز پہ بوجھ نہ ڈالا جائے خاموشی بھی اختیار کر جاتے تھے۔ بعض دفعہ مہینوں کے بعد مجھے پتہ چلا کہ کام رکا ہوا ہے کیونکہ پیسے ختم ہیں حالانکہ مسجد کے کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے بے حد پیسے دے رکھے ہیں کوئی ضرورت نہیں تھی کہ کام کو ختم کیا جاتا مگر جو بھی ہوا ہوتا رہا، رک رک کر چلتا رہا مگر چلتا رہا۔ اور اس عرصہ میں چوہدری عبدالرشید صاحب آرکیٹکٹ نے وہاں قریباً سولہ سترہ دفعہ موقعہ پر جا کر کام کی نگرانی کی ہے۔

اور جو مختلف لوگوں نے اس میں خاص طور پر حصہ لیا ہے ان کا میں ذکر خیر کرنا چاہتا ہوں تاکہ آپ کو ان سب کے لئے دعا کی تحریک ہو۔ امیر صاحب اور عبدالحمید صاحب کا تو عمومی ذکر کر چکا ہوں۔ اب میں وقار عمل کرنے والوں کا ذکر کرتا ہوں جنہوں نے اس سارے عرصے میں مسلسل وقار عمل کیا ہے یا اس کے مختلف حصوں میں، چھ چھ مہینے کے لئے، دو دو تین تین مہینے کے لئے وہ وقار عمل کے لئے آتے رہے۔ تو جو خاص طور پر نام میں نے چنے ہیں دعائیہ تحریک کے لئے وہ حسب ذیل ہیں۔ حنیف Handric صاحب یہ ڈچ احمدی ہیں اور مسلسل اس عرصہ میں یہ وہاں رہے اور بڑی محنت سے کام کیا۔ ان کی اہلیہ نے بھی چھ ماہ تک ہیگ میں رہ کر وقار عمل میں حصہ لیا یعنی اس طرح کہ وقار عمل میں آنے والوں کے لئے جو کھانا پکانا ہوتا تھا وہ احمدی خواتین تیار کرتی تھیں تو حنیف Handric صاحب کی بیگم صاحبہ اس غرض سے وہاں پہنچی رہیں۔ ان کے علاوہ بھی اور خواتین نے اس میں حصہ لیا۔

محمد یامین صاحب۔ یہ ہمارے معمار بھی ہیں اور بڑھئی بھی ہیں۔ بہت سے کام جانتے ہیں۔ انہوں نے مسلسل وقار عمل کر کے اس مسجد کی تعمیر میں شروع سے آخر تک ثواب کمایا۔ ظفر اللہ صاحب جرمنی سے چھ ماہ کے لئے تشریف لائے۔ منور جمیل صاحب سپین سے چھ ماہ کے لئے تشریف لائے۔ عبدالحق محمود، عثمان بیداللہ، خواجہ مبشر احمد ان سب کو خدا تعالیٰ کے فضل سے حسب توفیق اس نیک کام میں حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

انشاء اللہ جب بھی آئندہ توفیق ہوگی میں ضرور خود یہ مسجد دیکھنے جاؤں گا کیونکہ مجھے بھی بہت شوق ہے۔ اس درمیانی عرصے میں جا کر دیکھتا رہا ہوں اور موقع پر ہدایات بھی دیتا رہا ہوں کس چیز کو کس طرح کیا جائے۔ کُلّھُم جو بھی خرچ اٹھنا تھا اس کا اندازہ تھا بیس لاکھ گلڈرز اور عملاً جو کام ہوا ہے یہ سات لاکھ گلڈرز میں ہوا ہے۔ تو ساٹھ فیصد جو بچت ہے یہ بچت حسب سابق جماعت نے خدمت خلق اور وقار عمل کے ذریعے کی ہے۔ یہ وہ حساب کے کھاتے ہیں جو خدا کے حضور تو ہمیشہ محفوظ رہیں گے لیکن دنیا کے حساب میں یہ لکھے نہیں جاتے تو عملاً یہ بیس لاکھ گلڈرز کی تعمیر ہے جس کو خدا تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی کہ ہم نے سات لاکھ تک مکمل کر لیا۔

اب جماعت احمدیہ فرانس۔ جماعت احمدیہ فرانس کا یہ تبلیغی مرکز، وہ عمارت جو خریدی گئی ہے یہ پہلے ایک کارخانہ ہوا کرتا تھا۔ اس کو مختلف تبدیلیوں کے بعد مرکز کے طور پر چنا گیا کیونکہ اس کے ساتھ جو عمارت تھی وہ کافی وسیع تھی اور اس میں گنجائش تھی کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ وہاں جب تک باقاعدہ الگ مسجد بنانے کی توفیق نہ ملے وہیں مسجد کی ساری ضرورتیں پوری ہو جائیں۔ چنانچہ اس کے ہال کے اندر قبلہ رخ مسجد کا انتظام کیا گیا۔ نیچے خواتین کے لئے بھی مسجد کا انتظام کیا گیا۔ ساتھ ملحقہ عمارتوں میں نمائش وغیرہ، بہت سی چیزیں ایسی تھیں سٹوڈیو بننا تھا، لائبریری بنی تھی وہ وقتی ضرورتیں پوری کی جاتی رہیں لیکن مشکل یہ تھی کہ کونسل کے ہاں بطور مسجد اس کا اندراج نہیں تھا اور چونکہ نمازی عام دنوں میں بھی اور خصوصاً جمعہ پہ بکثرت آتے تھے اس لئے یہ تلوار سر پر لٹکی رہتی تھی کہ اگر کونسل چاہتی تو اعتراض کرتی کہ جگہ کسی اور مقصد کے لئے تھی۔ لی آپ نے کسی اور مقصد کی خاطر تھی۔ یعنی تھی بھی اور مقصد کی جگہ، لی بھی آپ نے اور مقصد کے لئے تھی۔ اس میں آپ نے مستقل نمازوں کا مرکز بنا لیا ہے۔

چونکہ فرانس میں بہت سی ایسی کارروائیاں ہوتی رہی ہیں جو بنیاد پرست مسلمانوں کی طرف سے، آگ لگانے کے، دہشت گردی کے واقعات اس لئے اس طرف بھی نظر رہی ہے ان اداروں کی کہ کہیں یہ بھی اسی قسم کے لوگ تو نہیں۔ پھر ہمیں یہ بھی مشکل پیش آتی رہی کہ بعض دفعہ تبلیغ کی خاطر مختلف لوگوں کو دعوتیں دی جاتیں۔ کوئی الجیریا کا، کوئی مراکو کا، غرضیکہ مختلف وہ باشندے جن کا زیادہ تر فرانس سے تعلق ہے اور وہ فرانس میں زیادہ تر رہائش پذیر ہیں۔ ہمیں تو اس سے غرض نہیں تھی کہ ان کا پس منظر کیا ہے۔ وہ دہشت گرد تھے یا ہیں۔ ہم تو ان کو تبلیغ کی دعوت دیا کرتے تھے اور ان کے آنے جانے سے بھی شبہات پیدا ہوتے رہے اور معلوم ہوتا ہے کہ مسلسل ان کی انٹیلی جنس نے ہماری نگرانی کی ہے۔ آٹھ دس سال تک مسلسل نگرانی کرتے رہے ہیں۔ یہاں تک کہ بالآخر پوری طرح مطمئن ہو گئے کہ جماعت احمدیہ کا دہشت گردی سے کوئی دُور کا بھی تعلق نہیں۔ چونکہ نگرانی کے دوران کوئی بھی واقعہ ایسا ان کو دکھائی نہیں دیا کہ جس سے ہماری دلچسپیوں کو روک سکتے، اس لئے روکا تو نہیں مگر منظوری بھی نہ دی۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو نئی انتظامیہ ہے اس میں ملک اشفاق ربانی صاحب نئے امیر مقرر ہوئے ہیں وہ معاملہ جو دیر سے لٹکا ہوا تھا اس پر انہوں نے فوری توجہ دی اور کونسل سے مل ملا کر ان کو بتایا کہ دیکھو تم جانتے ہو کہ ہم صاف ستھرے لوگ ہیں اور یہ بھی جانتے ہو کہ یہ جگہ مسجد کے طور پر استعمال ہو رہی ہے تو ہمارا حق کیوں تسلیم نہیں کرتے کہ جو مسجد کے لئے جگہ استعمال ہو اس کو مسجد ہی کہیں۔ چنانچہ الحمد للہ کہ اشفاق ربانی صاحب نے کچھ دن پہلے مجھے یہ اطلاع دی کہ کونسل نے باقاعدہ اسے مسجد کے طور پر منظور درج کر لیا ہے۔ منظوری تو وہ نہیں دے سکتے وہ تو اللہ ہی دیتا ہے مگر درج کر سکتے ہیں۔ چنانچہ اب یہ بطور مسجد درج ہو چکی ہے۔

یہ وجہ تھی کہ ان کی خواہش تھی کہ اس موقع پر میں جا کر اس نئی صورت حال میں از سر نو افتتاح کرتا۔ پہلے جو افتتاح تھا وہ ایک مسجد کی عارضی جگہ کا ہوا تھا اب بحیثیت مسجد اس کا افتتاح ہونا تھا۔ وہی وجوہات مانع ہوئیں جو میں پہلے ذکر کر چکا ہوں اور میں وہاں خود حاضر نہیں ہو سکا لیکن ان کی یہ خواہش ہے کہ میں ان کا بھی تذکرہ کر دوں، ان کی جماعت کا بھی، ان کی کوششوں کا بھی تاکہ سب دنیا کی جماعتوں میں دعا کی تحریک ہو۔

جو جماعت کی نئی انتظامیہ ہے انہوں نے جو غیر معمولی کوشش شروع کی ہے اس کے نتیجے میں بہت سے مستقل مفید کاموں کا اجراء ہو چکا ہے اور میں مثال کے طور پر آپ کے سامنے ذکر کر رہا ہوں کہ فرانس ایم ٹی اے کے سٹوڈیو کا بھی آج ہی افتتاح ہو رہا ہے۔ **جماعت فرانس میں ایک بیداری کی جو لہر ہے اس سے تبلیغ اور مالی قربانی کے میدان میں بہت آگے بڑھے ہیں۔ بچوں کی تعلیمی تربیتی اور قرآن کلاسز کے علاوہ نومبایعین کی کلاس اور داعیان الی اللہ کے اجلاسات کا سلسلہ بھی جاری ہو چکا ہے۔ نیز لائبریریوں میں جماعتی کتب اور قرآن کریم کے نسخے رکھوانے کی کارروائی بھی ہو رہی ہے۔** اس جلسے میں جو فرانس کے باشندے ہیں ان میں سے وہ لوگ جن کی مختلف قومیتیں ہیں اور مجھے تعجب ہوا یہ معلوم کر کے کہ فرانس میں مختلف قومیتوں کے جو لوگ آباد ہو چکے ہیں ان کی تعداد پچاس سے زائد ہے۔

بہت سے پرانی فرانسیسی نو آبادیات سے تعلق رکھنے والے لوگ ہیں اور بہت سے دوسری وجوہات سے یہاں آ کر بس جانے والے البانیہ وغیرہ کے لوگ ہیں، بوسنیا کے بھی ہیں۔ غرضیکہ مختلف یورپ کی اور افریقہ کی نمائندہ قومیں یہاں آباد ہیں۔ چنانچہ اس موقع پر چونکہ میری شمولیت کی توقع تھی انہوں نے پچاس سے زائد قوموں سے تعلق رکھنے والے غیر از جماعت مہمانوں کو شرکت کی دعوت دی تھی اور ان کی توقع ہے کہ وہ سارے شامل ہو گئے ہونگے تو جتنے بھی شامل ہو سکے ہیں یہ ان کے نصیب۔ بہرحال ان سب کے لئے ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی ہدایت کے سامان فرمائے آج جو مہمان کے طور پر شامل ہو رہے ہیں کل وہ میزبان کے طور پر بھی شامل ہوں۔

اب میں اسی مضمون کا آغاز کرتا ہوں جسے نامکمل چھوڑ دیا گیا تھا۔ حیا کا مضمون چل رہا ہے۔ سب سے پہلی حدیث جو اس ضمن میں میں نے اختیار کی ہے وہ مؤطا امام مالک "کتاب الجامع سے لی گئی ہے۔ اس میں حضرت زید بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طرف منسوب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ہر دین کا ایک خاص خُلق ہوتا ہے اور اسلام کا خُلق حیا ہے۔ تو ثابت ہو رہا ہے کہ اور کسی دین میں حیا کو بطور خُلق کے استعمال نہیں کیا گیا۔ یہ بہت ہی اہم نکتہ ہے جو سمجھنے کے لائق ہے۔ اور غیر دینوں سے


*We offer professional service in buying, selling of properties for all your real Estate requirement in Bangalore and Karnataka*

*Contact:-*

**CHOICE REAL ESTATE**

327 Tipu Sultan palace Road

Fort Banglore 560002, ☎ 6707555



ESTD:1898

MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES

**M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS**

NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT

BANGALORE - 560002 INDIA

☎: 6700558 FAX: 6705494

تبادلۂ خیالات کے وقت تبلیغ کرنے والوں کو یہ نکتہ یادر کھنا چاہئے، ان کے بہت کام کا نکتہ ہے۔ کیونکہ **حیا تمام نیکیوں کی جان ہے اور تمام بداخلاقیوں کی دشمن ہے۔**

اگر حیا عیسائیت کی بھی جان ہوتی اور یہی اس کا مرکزی نکتہ ہوتا تو آج عیسائی ملکوں میں جو فسادات پھیلے ہوئے ہیں جو خرابیاں برپا ہیں وہ کبھی دکھائی نہ دیتیں۔ مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مسلمان ملکوں میں بھی یہی کچھ ہو رہا ہے مگر اس لئے ہو رہا ہے کہ حیا چھوڑنے کی وجہ سے ہوا ہے۔ حیا دین کا حصہ ہے اگر دین والوں کو حیا نہ رہے تو ان کے اخلاق اور ایمان کی حفاظت تو حیا نہیں کر سکتی۔ پس تمام مسلمان کہلانے والے ملکوں میں جو بے حیائی کا دور دورہ دکھائی دے رہا ہے، بد خلقیوں کا دور دورہ دکھائی دے رہا ہے یہ قطعی طور پر ثابت کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تعریف کی رو سے یہ مسلمان کہلانے کے مستحق نہیں۔ کیونکہ **دین اسلام کا خلاصہ حیا ہے۔ جہاں حیا اٹھ جائے اور بے حیائی کا عام دور دورہ ہو اس ملک کے بسنے والے اسلام کی طرف لاکھ منسوب ہوں حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تعریف کی رو سے وہ مسلمان نہیں کہلا سکتے۔**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت سنن الترمذی سے لی گئی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا حیا ایمان میں سے ہے اور ایمان جنت میں ہے۔ اب وہاں 'سے' کا لفظ بھی نہیں ایمان جنت 'میں' ہے۔ ترجمہ کرنے والے اس کا ترجمہ کرتے وقت اس کے معانی کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنی طرف سے یہ لگا لیتے ہیں کہ ایمان والا جنت میں جائے گا۔ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے فصیح و بلیغ کلام میں یہ ذکر نہیں ہے، ورنہ کہہ سکتے تھے کہ ہر مومن جنت میں جائے گا اور یہ بات تو عام پھیلی پڑی ہے ہر جگہ۔

بہت ہی لطیف کلام ہے اور اس کے ساتھ ہی فرمایا والبذآءُ من الجفآءِ والجفاء فی النار۔ کہ بذاء یعنی فحش گوئی یہ بد خلقی میں سے ہے اور بد خلقی دوزخ میں پلتی ہے۔ یہ نہیں فرمایا بد خلقی کرنے والا والجفاء فی النار اور بد خلقی دوزخ میں پلتی ہے۔ بہت ہی فصیح و بلیغ کلام ہے جس سے بہت مطالب پھوٹتے ہیں۔ تو بار بار اسی حدیث کے حوالے سے اس کے مطالب کی بحث اگر شروع کی تو بعض لوگوں کے لئے شاید سمجھنے میں دقت پیدا ہو میں نے اس کا ترجمہ جو بعینہ ترجمہ بنتا ہے وہ آپ کے سامنے رکھ دیا ہے۔

ایمان جنت میں ہے اس کا کیا مطلب ہے۔ دراصل ایمان کا ایک مرکزی معنی یہ ہے۔ طَمَانِيَةُ النَّفسِ وَزَوَالُ الخَوفِ۔ طمانیت نفس اور زوال خوف اور یہی معنے حضرت امام راغب نے اور بعض اور کتب میں بیان کئے ہیں جو عربی لغت کی کتابوں میں بہت نمایاں حیثیت رکھتی ہیں۔ حضرت امام راغب اور ان دونوں لغات کا اتفاق اس بات پر یہ بتا رہا ہے کہ یہ معنیٰ اصل ہے۔ یعنی مرکزی معنیٰ یہی ہے باقی سارے معانی اس سے پھوٹتے ہیں۔ تو اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اس ارشاد کو غور سے سمجھنے کی ضرورت ہے کہ حیا ایمان ہے اور ایمان جنت میں ہے۔ کن معنوں میں جنت میں ہے۔ اس لئے کہ پوری طمانیت ہی حیا سے ملتی ہے اور پوری طمانیت ہی ایمان سے ملتی ہے اور اصل طمانیت جس میں زوال الخوف بھی شامل ہو کوئی خوف کا شائبہ تک باقی نہ رہے، وہ امن کی حالت، وہ طمانیت کی حالت حیا سے ملتی ہے اور جیسا کہ میں آگے تفصیل بیان کروں گا حیا ہی کے سارے شعبے ہیں جو ساری زندگی پر چھائے ہوئے ہیں اور **سچی طمانیت حیا سے نصیب ہوتی ہے۔**

اور ایمان کا یہ معنیٰ کہ ایمان جنت میں ہے طمانیت نصیب کرتا ہے اور زوال الخوف ہے۔ یہ معنے حضرت ابراہیم کے پیش نظر تھے جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حضور یہ سوال کیا کہ مجھے بتا کہ مردے کیسے زندہ کئے جاتے ہیں جواباً دیکھیں اللہ نے یہی فرمایا اَوَلَمْ تُؤمِن تو ایمان نہیں لایا۔ اللہ جانتا تھا کہ حضرت ابراہیم ایمان لے آئے ہیں مگر حضرت ابراہیم کی فراست کا ایک گویا امتحان تھا کہ دیکھیں کن معنوں میں یہ کہہ رہا ہے تو حضرت ابراہیمؑ نے عرض کیا، بَلٰی وَلٰکِن لِیَطمَئِنَّ قَلبِی۔ ایمان تو لایا ہوں مگر ایمان کا یہ پہلو بھی تو پیش نظر ہے کہ وہ طمانیت بخشتا ہے۔ تو میں ایمان کے گہرے معانی پر نظر رکھتے ہوئے یہ عرض کر رہا ہوں تا کہ تو یہ خیال نہ کرے میرے متعلق اے خدا، یہ گمان نہ کرے کہ میں ایمان نہیں لاتا اس لئے پوچھ رہا ہوں اس لئے کہ ایمان کے تمام شعبوں پر حاوی ہو جاؤں۔ اس کی جان طمانیت ہے، کوئی بھی خلش دل میں باقی نہ رہے۔ یہ بہت وسیع مضمون ہے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ جواب ہی بہت عظیم الشان ہے۔ مگر جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا میں حدیثوں کے ذکر کے بعد پھر ان حدیثوں کے خلاصے کے طور پر اس حیا کے مضمون کو اس خطبے میں مکمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

ایک اور حدیث بخاری کتاب الادب سے لی گئی ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے وہ اپنے بھائی کو حیا کے بارے میں سرزنش کر رہا تھا۔ تم حیادار ہو بہت زیادہ، ہر کام سے پیچھے رہ جاتے ہو، اس قسم کی کچھ باتیں ہونگی۔ مگر یہ حیا کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ پیچھے رہ جائے کوئی شخص، مگر چونکہ وہ حیا کے خلاف سرزنش کر رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دو کیونکہ حیا ایمان میں سے ہے۔ اگر تم حیا کے خلاف کوئی بات کرو گے تو ہو سکتا ہے اس کا ذہن بدک جائے اور پھر رفتہ رفتہ بے حیائی کی طرف مائل ہو یعنی اس کا ایمان جاتا رہے۔

پھر ایک روایت ہے اور اسی روایت کے مختلف پہلوؤں کو میں اب باقی خطبے میں کھول کر بیان کروں گا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا فحش جس چیز میں بھی ہو اس کو بد صورت کر دیتا ہے۔ اب فحش کے متعلق پہلے میں بیان کر چکا ہوں کہ بے حیائی کی تعریف ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فحش فرمائی ہے۔ فحش کلامی، فحش سے نہ شرمانا، یہ بے حیائی کی جان ہے اور اسی سے سارے معاشرے تباہ ہوتے ہیں۔ تو فرمایا کہ فحش جس چیز میں بھی ہو اس کو بد صورت کر دیتا ہے اور حیا جس چیز میں ہو اس کو مزین اور خوبصورت بنا دیتی ہے۔ یہ وہ مرکزی پہلو ہے حیا کی خوبیوں کا جس کے متعلق میں چند نکات آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔

حیا اور زینت کا جہاں تک گہرا تعلق ہے یہ سب دنیا کے ادب میں ملتا ہے جہاں تک میں نے مختلف دنیا کی بڑی بڑی زبانوں کے ادب کا مطالعہ کیا ہے ان کی شاعری پر نظر ڈالی ہے اگرچہ تھوڑی نظر ڈال سکا ہوں لازماً اتنا وقت تو مل ہی نہیں سکتا مگر یہ بات میں نے دیکھی ہے کہ سب دنیا کی قوموں نے حیا کی تعریف حسن کے ساتھ ملا کے کی ہے۔ اپنے محبوبوں کو سارے ہی حیادار بتاتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ حیا سے ان کا حسن بڑھتا ہے۔ کبھی دنیا کے کسی ادب میں، کسی شاعری میں آپ بے حیائی کی تعریف نہیں سنیں گے۔ یہ نہیں سنیں گے کہ بے حیائی سے میرا محبوب زیادہ خوبصورت ہو گیا۔ یہ مضمون ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بنیادی طور پر بیان فرمایا ہے حیا زینت بخشتی ہے اور بے حیائی زینت لے جاتی ہے، دور کر دیتی ہے۔

اس سلسلے میں دیکھیں غالب بھی تو یہی کہتا ہے کہ جب حیا بھی اس کو آئے ہے تو شرما جائے ہے۔ "غیر کو یارب وہ کیونکر منع گستاخی کرے گر حیا بھی اس کو آئے ہے تو شرما جائے ہے"۔ بعض دفعہ اپنی حیا سے بھی آدمی شرما جاتا ہے اور یہ اپنی حیا سے شرما جانا یہ وہ مضمون ہے جو اس حدیث کے بنیادی مضمون میں داخل ہے۔ الحَیاءُ خیرٌ کُلُّہ تمام تر بہتر ہے اور جو حیا سے شرماتا ہے اس کے اندر ایک نیا حسن پیدا ہو جاتا ہے۔ اب دیکھیں حیا نہ ہو تو چہرے کے نقوش کیسے بھی خوبصورت ہوں ان میں حسن باقی نہیں رہتا۔ اس کی مثالیں آپ دیکھ سکتے ہیں کئی طریقے سے۔

سب سے پہلے تو رشوت خور کا چہرہ آپ نے دیکھا ہوگا بد دیانتی سے مال کمانے والے کا چہرہ دیکھا ہوگا، ظلم کرنے والے کا چہرہ دیکھا ہوگا، لوگوں کے حقوق غصب کرنے والے کا چہرہ دیکھا ہوگا، اس کے نقوش بظاہر کیسے ہی متوازن کیوں نہ ہوں ان میں کوئی حسن باقی نہیں رہتا وہ بظاہر متوازن نقوش بھیانک ہو جاتے ہیں۔ اس پر نظر ڈالنے سے طبیعت میں کراہت محسوس ہوتی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اس کو میں حیا کیوں کہہ رہا ہوں اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جو حیا کی تعریف کا مرکزی نکتہ بیان فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ انسان خدا سے شرمائے اور خدا سے ان کاموں میں شرمائے جن کاموں میں وہ پسند نہیں کرتا کہ اللہ دیکھ رہا ہو کہ میں یہ کر رہا ہوں ساری دیانت داری اور نیکو کاری کا راز اس بات میں ہے۔

اب دیکھیں بچے بعض حرکتیں کر رہے ہوتے ہیں، ماں باپ آجائیں تو کیسے ٹھیک ٹھاک ہو کے بیٹھ جاتے ہیں۔ یہ حیا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ ماں باپ ان حرکتوں کو پسند نہیں کریں گے اور وہ ماں باپ کی شرم رکھتے ہیں۔ تو ایک مومن جو جانتا ہے کہ خدا کی ہمیشہ اس پر نظر ہے وہ کیوں نہ حیا سے کام لے اور جب وہ اللہ کی حیا نہیں رکھتا تو پھر دنیا کی بھی حیا اٹھ جاتی ہے، کسی چیز کی حیا باقی نہیں رہتی۔ جن مغربی قوموں کا میں نے ذکر کیا تھا ان کی یہی مصیبت ہے، یہی وبال ہے ان کا کہ اللہ کی حیا اٹھ گئی ہے تو پھر رفتہ رفتہ دنیا کی حیا اٹھتی چلی جا رہی ہے ان کا جو نقاب اٹھ رہا ہے اس کی کوئی انتہا نہیں سوائے اس کے کہ اپنا سب کچھ گند باہر کر دیں اور پھر خود اس سے متنفر ہو کے بھاگیں۔

اور یہ دوسرا دور بھی کسی حد تک شروع ہو چکا ہے لیکن یہ یاد رکھیں کہ حیا کا بدی، فسق و فجور سے یہ تعلق ہے کہ **جب حیا نہ ہو تو بدی اور فسق و فجور نے لازماً ایسے دل پر قبضہ کر لینا ہے جو حیا سے خالی ہے۔** اب جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کہ رشوت خور کا چہرہ آپ نے دیکھا ہے اور ایسا ہی بدکاروں کا، ظالموں کا چہرہ دیکھا ہوا ہے کتنا بھیانک چہرہ ہو جاتا ہے۔ کبھی بھی آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نقوش بڑے اچھے ہیں، اس کی آنکھیں خوبصورت ہیں، اس کا ناک متوازن ہے، اس کے ہونٹ، اس کے گال، اس کی گردن، اس کا جسم جتنا وہ بظاہر خوبصورت ہوگا اتنا ہی بھیانک اور بد صورت دکھائی دے گا۔ یہی حال فاحشہ عورتوں کا ہوا کرتا ہے۔ فاحشہ عورتوں کا جو ظاہری حسن ہے اس کے ظاہر کو جتنا چاہیں آپ متوازن قرار دے لیں ان کے چہرے سے جو ہولناک ایک کراہت پیدا ہوتی ہے ان کے چہرے پر نظر ڈالنے سے کوئی ظاہری حسن اس کراہت کو تبدیل نہیں کر سکتا۔ ان کی آنکھیں حیا سے خالی، ان کے چہرے کے آثار حیا سے خالی اور اس کے نتیجے میں حسن کو بے حیائی ایسا بگاڑ دیتی ہے کہ وہ بدزیب، بد صورتی بن جاتا ہے۔ بعینہ یہی مرکزی تعریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمائی ہے حیا زینت بخشتی ہے اور بے حیائی حسن کو اجاڑ دیتی ہے۔

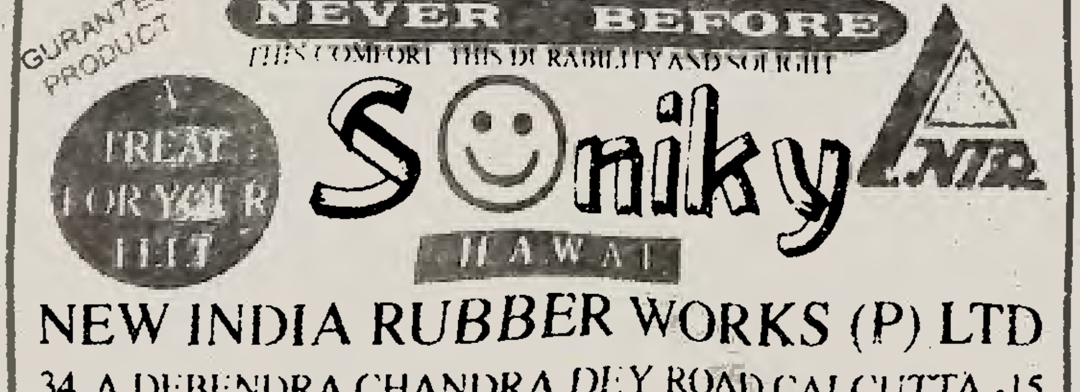

اس پہلو کو مد نظر رکھ کے ایک ایسے شریف النفس انسان کا بھی تصور کریں خواہ وہ کوئی بھی ہو اگر وہ نیکو کار ہے اور ان معاملات میں جس میں اس پر اعتماد کیا گیا ہے دیانتداری سے کام لیتا ہے تو ضروری نہیں کہ وہ مومن ہی ہو کسی بھی دین سے تعلق رکھتا ہو یا بظاہر بے دین بھی ہو اس کو حیا اس تصور سے نہیں آتی کہ میں کیوں برا کام کروں۔ اس کے اندر سے ایک دیکھنے والا پیدا ہو جاتا ہے اور جس طرح مومن کو خدا دیکھ رہا ہوتا ہے اور اس سے حیا کرتا ہے ایسا شخص خود اپنے ضمیر سے حیا کرتا ہے اور حیا ضرور کرتا ہے اور دیکھیں اس کا چہرہ کیسا صاف ستھرا دکھائی دیتا ہے۔ ایسے افسروں سے آپ کو کئی دفعہ ملنے کا اتفاق ہوتا ہوگا ان کے چہرہ پر شرافت لکھی جاتی ہے ان کے چہرے میں ایک حسن دکھائی دیتا ہے جس کو آپ بیان نہ بھی کر سکیں بظاہر بدصورت بھی ہوں تو وہ کشش والے چہرے ہیں جو آپ کو اپنی طرف کھینچتے ہیں۔

تو حیا بد زیبی، بدصورتی کو بھی خوبصورت بنا دیتی ہے اور بے حیائی خوبصورتی کو بھی بدزیب بنا دیتی ہے، مکروہ بنا دیتی ہے۔ یہ ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے پر معارف کلمات، ایک چھوٹے سے کلمہ میں دیکھیں کتنے مضامین کو اکٹھا ایک مالا کی طرح پرو دیا ہے۔

**اب یہ جو حیا کا مضمون ہے اس کو جماعت احمدیہ کو خصوصیت سے پیش نظر رکھنا ضروری ہے** ۔ ہمارے ہاں جس ماحول میں بچیاں پل رہی ہیں ان کو اگر ماں باپ صرف حیا پر قائم کر دیں تو سب کچھ کما لیا، کامیاب ہو گئے وہ۔ کیونکہ جہاں بھی مجھے شکایت ملتی ہے دینی اصولوں کو نظر انداز کر کے بعض جرائم کا ارتکاب کرنے والی بچیاں ساری وہ ہیں جن کی آنکھیں حیا سے خالی ہوتی ہیں، جن کے دلوں میں حیا نے جھانکا نہیں ہوتا۔ حیا کرتی ہیں ماں باپ کی آنکھ سے کچھ عرصہ تک اور جب سوسائٹی میں باہر جاتی ہیں تو پھر کوئی آنکھ ان کو نہیں دیکھ رہی ان کے نزدیک گویا خدا ہے ہی نہیں۔ لیکن ماں باپ نے اگر بچپن ہی سے سچی حیا ان کے دل میں پیدا کی ہوتی اور اللہ کے حوالے سے حیا پیدا کی ہوتی تو ایسی بچیاں کبھی ضائع نہیں ہو سکتیں، ناممکن ہے۔ جہاں بھی جاتی ہیں اللہ ان کے ساتھ ساتھ جاتا ہے اور خدا کے حاضر اور غائب ہونے کا ایک یہ بھی مضمون ہے جسے آپ کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ایک مومن بعض دفعہ ایک بدی کا ارتکاب کر رہا ہوتا ہے اور بڑی سخت بدی ہوتی ہے اس وقت وہ مومن نہیں رہتا۔ یہ کیا مطلب ہے کہ اس وقت نہیں رہا پھر ہو گیا۔ اصل میں مومن کی جو تعریف قرآن کریم نے فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ وہ غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ یؤمنون بالغیبِ۔ اس لئے مومن نہیں رہتے کہ غیب یعنی اللہ کی ذات جو دکھائی نہیں دے رہی اس پر ایمان نہیں لاتے پورا۔ اس لئے فرمایا اس لمحے جب وہ بدی کا ارتکاب کر رہے ہوں وہ مومن نہیں رہتے۔ اللہ تعالیٰ غیب تو ہے لیکن ایک ایسا غیب ہے جو دکھائی نہ دینے کے باوجود ساتھ ساتھ رہتا ہے۔ جو بھی انسان بدی کرتا ہے جنبِ اللّٰہ میں کرتا ہے، اللہ کے پہلو میں کرتا ہے۔ اگر وہ غیب پر ایمان سچا رکھتا ہو. تو سچے غیب پر ایمان کا مطلب یہ ہے کہ دکھائی نہ دینے کے باوجود وہ ہمیشہ ساتھ رہتا ہے اور اگر اس پہلو سے مومن غیب پر ایمان لائیں تو کسی بدی کا ارتکاب کر ہی نہیں سکتے۔ اس کے باوجود آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے بہتر اور کون جانتا تھا کہ بہت بڑے بڑے نیک اور متقیوں سے بھی بعض دفعہ غلطیاں ہو جاتی ہیں اور توبہ کے بعد پھر بھی غلطیاں ہو جاتی ہیں کیا وہ مومن نہیں ہوتے؟ فرمایا اس وقت مومن نہیں ہوتے کیونکہ اس وقت خدا سے غائب ہو جاتے ہیں۔

یہ بھی ایک غیب ہی کا مضمون ہے جیسے کبوتر آنکھیں بند کر لیتا ہے اسی طرح وہ گویا خطرے سے آنکھیں بند کرتے ہیں اور جب خدا یاد آتا ہے یعنی آتا ہوگا بعضوں کو تو اس وقت لازم ہے کہ ان کے گناہ کی لذت میں خلل واقع ہو۔ ان کے گناہ کی لذت ہی خدا کو اپنے سے دور رکھنے سے پیدا ہوتی ہے اور جب خدا قریب آجائے اور وہ لذت جاتی رہے تو صاف ظاہر ہوا کہ یہ لذت ایک شیطانی فعل تھا اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں تھا ورنہ اللہ قریب آتا، وہ دکھائی دے رہا ہوتا، محسوس ہوتا کہ خدا ہمارے قریب آگیا ہے تو اس لذت میں اضافہ ہونا چاہئے تھا۔ اب وہ لوگ جو نیک کام کرتے ہیں اگر ان کا دماغ اس طرف چلا جائے کہ اللہ دیکھ رہا ہے دیکھو کتنے مزے اڑاتے ہیں۔ ان کو اس سے تو کوئی غرض نہیں کہ دنیا دیکھ رہی ہے مگر جب یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ اللہ دیکھ رہا ہے تو موجیں لینے لگتے ہیں کہ ہمارا دیکھنے والا موجود ہے۔

تو اللہ قریب آئے تو لطف دُور نہیں جانا چاہئے، اللہ قریب آئے تو جو مزا خدا کا پیار امزا ہے اس میں بہت زیادہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس مضمون کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارہا کھولا ہے یہ احساس کہ اللہ مجھے اس وقت دیکھ رہا ہے جب میں نیکی کر رہا ہوں اور دنیا سے چھپ کے کر رہا ہوں، اس احساس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان کے مطابق اتنی لذت پیدا ہو جاتی ہے کہ اس کو سنبھالا نہیں جا سکتا۔ یہی لذت ہے جو مزید عشق دل میں پیدا کرتی ہے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تعریفیں، جو چھوٹی چھوٹی تعریفیں آپ نے فرمائی ہوئی ہیں ان کو بنظر غائر دیکھیں، غور سے ڈوب کر ان کو دیکھیں تو آپ حیران ہو جائیں گے کہ ایک ایک جملے میں ایک معانی کا سمندر اکٹھا کیا گیا ہے۔

اب پاکباز مرد، صرف عورتوں کا سوال نہیں، پاکباز مرد کا چہرہ اور بدکار مرد کا چہرہ بالکل مختلف ہوتے ہیں۔ ایک پاکباز مرد کے چہرے پر ایک ایسا معصومیت کا حسن ہوتا ہے کہ اس کو ایک بدکار آدمی کے تعلق میں آپ تصور بھی نہیں کر سکتے۔ بدکار چہرے پہ خواہ وہ عورت کا نہیں مرد کا ہی ہو، اس کے چہرے پر ایسی نحوست طاری ہوتی ہے، اس کی آنکھیں حیا سے خالی، اس کا چہرہ ایسا جیسے اس کے حسن کی چمک چھین لی گئی ہو پیچھے ایک بھیانک سا وجود باقی رہ جاتا ہے۔ تو احمدی بچیوں کا ہی کام نہیں احمدی مردوں کا بھی تو کام ہے۔ ماں باپ کا یہ بھی تو فرض ہے کہ اپنے لڑکوں کے دل میں حیا پیدا کریں اور لڑکوں کے دل میں اگر حیا پیدا ہو گی تو یہ جو مسئلہ ہے آپ کا کہ وہ ٹیلی ویژن میں چھپ کر ایسی چیزیں دیکھ رہے ہیں جو ان کی مخرب الاخلاق ہیں یہ خطرہ خود بخود ٹل جائے گا۔

جتنا حیا بڑھتی رہے اللہ کے تصور سے، اتنا ہی مخرب الاخلاق تصویریں دیکھنے سے طبیعت متنفر ہوتی چلی جاتی ہے، گھبرا جاتی ہے۔ ایسی بے حیائیوں کو آپ دیکھتے ہیں تو بجائے اس کے کہ ان میں لذت آئے آپ کو دکھائی دیتا ہے کہ بھیانک بے نور چہرے ہیں ان کی لذتیں بھی شیطانی لذتیں ہیں ان میں کچھ بھی مزہ نہیں ہے اور یہ جو تربیت کا سلسلہ ہے یہ اسی طرح رفتہ رفتہ آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ پس جب ہم خواتین کی بات کرتے ہیں تو جو میرا مقصد ہے اس کو وہیں تک محدود نہ رکھیں۔ **میرے نزدیک احمدی خواتین ہوں یا احمدی مرد ہوں دونوں کا زیور حیا ہے۔** اور یہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بیان فرمایا ہے۔

بعض مرد سمجھتے ہیں کہ صرف عورت کو ہی حیا رکھنی چاہئے۔ جو بے حیا مرد ہوں ان کی عورتوں کی بھی حیا پھر زیادہ دیر تک مخفی نہیں رہا کرتی۔ رفتہ رفتہ وہ حیائیں بھی اٹھ جاتی ہیں۔ تو اگر آپ نے اپنے گھروں کو جنت بنانا ہے تو یاد رکھیں اگر مرد حیادار ہوگا تو بیوی حیادار رہے گی اور اگر وہ حیادار ہے اور مرد بے حیا ہے تو بعید نہیں کہ وہ علیحدگی کر کے بھاگ جائے وہاں سے، وہ برداشت ہی نہ کر سکے کہ اس کے حیا پر روز حملے ہوتے ہوں اور رفتہ رفتہ اس کا دین تباہ ہو رہا ہو تو ایسی عورتیں ہیں جنہوں نے محض حیا داری کی وجہ سے طلاقیں لی ہیں اور یہ طلاق بالکل جائز ہے، بالکل درست ہے کافی وجہ ہے یہ کہ اس کی بناء پر قاضی طلاق کے حق میں فیصلہ دے۔

تو مومن اگر حیادار ہے تو اس کی بیوی بھی حیادار رہے گی۔ ہمارے لڑکے حیادار ہوں تو پھر لڑکیاں بھی حیادار ہوتی ہیں۔ جس گھر میں لڑکیاں دیکھتی ہیں کہ لڑکوں کو تو بے حیائی کی کھلی چھٹی ہے اور لڑکیوں پر ہی پابندی ہے تو بچیاں دل میں اس بات کو دبا لیتی ہیں، جب تک ان کو قانون اجازت نہ دے کہ بے شک ماں باپ کے سامنے آنکھیں اٹھاؤ اور بے حیائی کے ساتھ ان سے باتیں کرو اس وقت تک جب تک قانون ان کی بے حیائی کی حفاظت نہیں کرتا وہ بظاہر حیادار دکھائی دے رہی ہوتی ہیں لیکن عجیب ماں باپ ہیں کہ ان کو پتہ ہے کہ بچے بے حیائی کی طرف مائل رہتے ہیں ان کا وہ بالکل خیال نہیں کرتے اور ان سے بے اعتنائی ہے، ان کی بے حیائیوں سے بے اعتنائی ہے جو آگے بچیوں کو بھی بے حیا بنا دیتی ہے۔

پس ہر احمدی گھر سے اس مضمون کے آخر پر میں اس توقع کا ذکر کرتا ہوں کہ اگر آپ غیب میں اللہ کی حیا رکھ لیں اور اس کے غیب ہوتے ہوئے بھی اس طرح نظر ڈالیں جیسے وہ ہمیشہ آپ کو دیکھ رہا ہے تو یہ ایک رستہ ہے خدا۔ سے حیا کا جو آپ کو لازماً اس جنت میں داخل کر دے گا جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان جنت ہے، ایمان جنت میں بستا ہے۔ تمام طمانیت اسی سے ہے۔ ہر دکھ کا ازالہ اس بات میں ہے۔ تمام خطرات سے آپ کو یہ چیز بچائے گی آپ کا گھر وہ جنت بن جائے گا جس کے متعلق وعدہ کیا گیا ہے کہ ایمان جنت میں ہے۔

اس گھر میں جن کو وہ جنت دکھائی دے گی جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے وعدہ فرمایا ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ دنیا میں تو یہ وعدہ پورا ہو جائے اور آخرت میں پورا نہ ہو۔ قدافلح المومنون **کامیاب ہو گئے وہ مومن جن کے گھر محمد رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں جنت بن گئے** ۔ اور لازماً ان کو یقین رکھنا چاہئے ایک ذرہ بھی شبہ نہیں ہونا چاہئے کہ اگلی دنیا میں جو جنتیں نصیب ہونگی اسی ایمان کے نتیجے میں وہ اس سے بہت زیادہ ہے جو ان کے تصور میں آسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ تو آئندہ انشاء اللہ پھر دوسرے مضامین پر خطبوں کا آغاز ہوگا۔


روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

شریف جیولرز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد

اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔

دوکان: 0092-4524-212515

رہائش: 0092-4524-212300



STAR

543105

CHAPPALS

WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS

105/661, OPP, BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY

KANPUR-1- PIN 208001

**یادرفتگان**

# حاجی میاں عبدالرحمٰن صاحب زرگر آف پنڈی چری

عبدالحمید سٹوٹگارٹ، جرمنی

میرے پیارے دادا جان حاجی میاں عبدالرحمٰن صاحب کی وفات اندازاً ۱۰۲ سال کی عمر میں مورخہ ۸ جون ۱۹۸۳ء کو پیارے تایا جان ڈاکٹر میجر عبدالغفور زاہد (مرحوم) کے گھر پر ہوئی۔ دادا جان پنڈی چری ضلع شیخوپورہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کو پیدائشی احمدی ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ کے والد حاجی میاں محمد یوسف صاحب زرگر اور ان کے دونوں بھائی میاں محمد یامین صاحب اور میاں احمد دین صاحب حضرت بانی سلسلہ کے ایک بزرگ حضرت پیر روشن شاہ صاحب کے ذریعے احمدی ہو چکے تھے۔ چونکہ آپ کا کاروبار صرافہ کا تھا۔ اس لئے امرتسر میں سونے کی خرید کے سلسلہ میں جانا ہوتا تھا۔ وہاں سے آپ قادیان میں حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دیدار کا شرف حاصل کر کے صحابہ میں شامل ہوگئے۔ دادا جان کی پیدائش کا حتمی علم نہیں ہے۔ آپ حاجی میاں محمد یوسف صاحب کے دوسرے بیٹے تھے۔ آپ کے دو بھائی تھے ایک بہن تھی بڑے بھائی میاں روشن دین صاحب اور چھوٹے بھائی کا نام میاں عبدالرحیم جبکہ بہن کا نام اماں سیداں تھا۔ ابتدائی تعلیم کے بعد آپ کو مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخل کرایا گیا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب جو آگے چل کر خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے عہدہ جلیلہ پر فائز ہوئے اور شیخ مبارک احمد صاحب (آف امریکہ) آپ کے کلاس فیلو تھے۔ بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر دادا جان تعلیم کو جاری نہ رکھ سکے، البتہ آپ کی علم سے وابستگی زندگی بھر رہی۔ آپ کو قدرت نے غیر معمولی حافظہ عطا کیا تھا۔ آپ کو دینی تعلیم سے دلی رغبت تھی اور آپ کو مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بے انتہا شغف تھا۔ آپ کو قرآن کریم بہت حد تک زبانی یاد تھا۔ کسی بچے یا بچی کو پڑھاتے ہوئے آپ کو متن دیکھنے کی ضرورت پیش نہ آتی تھی۔ آپ قرأت قرآن یا قرأت کی غلطی پیار سے مگر پورے اعتماد سے درست کر دیتے تھے۔ آپ آبائی صرافہ کے کام کی طرف ہی راغب ہوگئے۔ ایمانداری کی اعلیٰ مثالیں بہت ہیں مگر میں دو مثالیں لکھوں گا۔ مجھے جنوری ۱۹۹۸ء میں پاکستان پنڈی چری جانے کا اتفاق ہوا وہاں پر ایک چیرہ نے کہا۔ ہمیں آج تک حاجی میاں عبدالرحمٰن جیسا ایماندار صراف اس علاقے میں نہیں ملا حاجی میاں عبدالرحمٰن کا بنا ہوا سونا ہمارے پاس اب بھی ہے۔ وہ ہم نے اس لئے رکھا ہوا ہے کہ یہ ایک بہت نیک بزرگ کا بنا ہوا ہے اور خالص ورنہ اس علاقے میں جو صراف ہیں وہ باقاعدہ ہم سے پوچھتے ہیں کہ اگر حاجی کا بنا ہوا زیور ہے تو لے آؤ آپ کو نیا بنا دیں گے مگر ہم اس طرح نہیں کرتے کیوں کہ اس علاقے میں موجودہ صرافوں پر اعتماد کرنا بہت مشکل ہے۔

(یعقوب علی چیراپنڈی چری)

ہم نے حاجی کا بنا ہوا زیور اب تک اپنی نسلوں میں بانٹا ہے اس لئے کہ جب ہم حاجی کے پاس جاتے تھے زیور کا آڈر دینے جاتے تھے تو ساتھ بڑے مان سے دُعا کیلئے درخواست کرتے کہ حاجی ہماری بیٹی کی شادی ہے دُعا کرنا تو فوراً حاجی کی آنکھوں میں ایک چمک پیدا ہو جاتی اور ہم لوگ مطمئن واپس لوٹتے۔ (دائم چیراپنڈی چیری)

دادا کی ایمانداری کی بہت مثالیں ہیں مگر یہاں میں صرف دو مثالیں دے کر آگے چلتا ہوں۔ نیک نام پیدا کر کے "کسب کمال کن عزیز جہاں شوی" کے مصداق ٹھہرے قریبی دیہات سے لے کر شیخوپورہ، ملتان اور بہاولپور تک کے علاقوں میں آپ کے کام اور دیانتداری کی شہرت تھی۔ آپ نے کبھی معیار کو گرنے نہیں دیا۔ یہی صفت آپ کی اولاد میں محترم تایا جان میاں گلزار احمد صاحب (چنیوٹ) کو ہوئی ہے۔ آپ کی باقی اولاد صرافہ کے پیشہ کو خیرباد کہہ کر اعلیٰ تعلیم اور پیشہ ورانہ تربیت سے آراستہ ہوئی۔ چنانچہ آپ کے بیٹے الحاج ڈاکٹر میجر عبدالغفور صاحب زاہد نے سرگودہا کے پورے ڈویژن میں نیک نام کمایا۔ اسی طرح میاں عبدالحلیم صاحب صادق اعلیٰ سرکاری عہدوں پر (سیشن جج اور سپیشل جج انٹی کرپشن بینکنگ جج) فائز ہوئے ریٹائرڈ ہونے کے باوجود اب وہ بینکنگ کورٹ میں جج کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ اس طرح باقی اولاد بھی خدا کے فضل سے اعلیٰ تعلیم سے آراستہ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے اولاد کو عظیم فضلوں سے نوازا۔ اور جماعت احمدیہ سے دلی وابستگی عطا کی۔ ان کو خلافت ثانیہ اور خلافت ثالثہ اور خلافت رابعہ کی برکات حاصل کرنے کی سعادت بخشی اور صالح اولاد سے بھی نوازا جو صاحب علم و حکمت ٹھہری اور ممتاز عہدوں پر فائز ہوئی۔ آپ کو حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں بارہا حاضری دینے کا موقع ملا۔ اور بہت درد دل سے دُعاؤں کی درخواست کرتے تھے۔ اور خود بھی دُعاگو تھے۔ حضرت بانی سلسلہؑ کے دعائیہ اشعار (درّ ثمین) کا پڑھنا آپ کا روز کا معمول تھا۔ میری دادی جان حاجن مریم بیگم اپنے بچوں کو (میاں گلزار احمد ڈاکٹر عبدالغفور) جو اس زمانے میں ابھی چھوٹے تھے کو لیکر خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں حاضر ہو جاتی تھیں ہمارے پیارے موجودہ امام کی والدہ حضرت مریم بیگم بہت محبت سے ڈاکٹر عبدالغفور صاحب کو اپنی گود میں بٹھالیا کرتی تھیں اور خاص کر دُعا کیلئے حضرت مصلح موعود کی خدمت میں درخواست کرتیں کہ میری بہن کے بچے ہیں ان کے لئے دُعا کریں ڈاکٹر عبدالغفور صاحب بھی جب تک ایک مرتبہ دن میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانیؓ کی خدمت میں حاضر نہ ہو جاتے اس وقت تک دل نہیں بھرتا تھا۔ یہاں میں بہت صبر کے ساتھ چند الفاظ اپنی پیاری دادی جان مریم بی بی کے متعلق لکھنا چاہتا ہوں۔ پیاری دادی جان حاجن مریم بی بی اپنی بھرپور رفاقت، مستقل مزاجی، سخت محنت اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے کبھی غافل نہ ہونے والی عادات صالحہ کے سبب دادا جان کیلئے دنیاوی بوجھ اُٹھانے میں مددگار ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور اجر عظیم بخشے۔ آمین

دادا جان کو نبی کریم ﷺ سے بہت عشق تھا ۱۹۶۸ء میں اللہ تعالیٰ نے حج بیت اللہ کرنے کی توفیق دی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کا اس بات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جب دادا جان حج کر چکے اور واپس لوٹنے کی تیاری شروع کردی۔ آپ تبوک میں اپنے بیٹے ڈاکٹر میجر عبدالغفور صاحب زاہد (مرحوم) کے ہاں ٹھہرے ہوئے تھے۔ تہجد کیلئے اُٹھے اور نوافل ادا کرنے کے بعد فجر کی نماز سے فارغ ہوئے تو بہت روئے اور کسی کے ساتھ بات نہیں کی بہت خاموش اور جذباتی ہوگئے۔ سب کو فکر ہوئی کہ دادا جان کیوں پریشان ہیں۔ دادی جان نے پوچھا کہ میاں جی طبیعت ٹھیک تو ہے۔ کچھ نہ بولے۔ اس پر تایا جان ڈاکٹر عبدالغفور زاہد (مرحوم اسیران راہ مولیٰ) نے ہمت کر کے پوچھا کہ ابا جان کیا بات ہے۔ بہت رقت سے کہا کہ بیٹا مجھے ایک دفعہ مزار کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کروادو۔ میں ساری عمر تمہیں دُعائیں دوں گا۔ اس پر ان کی یہ خواہش بھی خدا تعالیٰ نے پوری کردی۔ آپ پابند عبادت اور عالم باعمل تھے۔

جماعتی چندوں میں باقاعدہ، انسانی ہمدردی سے سرشار برادری میں منفرد مقام کے حامل اور معاشرہ میں آپ پر وقار شخصیت کے طور پر پہچانے جاتے تھے۔ اہالیان دیہات اور ہماری غیر احمدی برادری بڑے اہم کاموں میں آپ سے مشورہ لیتے تھے۔ اور آپ تقویٰ کیساتھ ان کی راہنمائی کرتے تھے۔ علم طب میں دلچسپی رکھتے تھے۔ دوکان پر "بیاض نورالدین" موجود رہتی تھی۔ پریشان حال عورتوں اور کمزور نوجوانوں کے چہرے سے مرض کا اندازہ لگا لیتے تھے۔ عورتوں کی جملہ امراض کیلئے ایک کڑوی دوائی بناتے جو لال دوائی کے نام سے موسوم تھی یہ نسخہ تقریباً ۲۶ دیسی جڑی بوٹیوں سے تیار کیا جاتا ہے۔ اس دوائی سے ان گنت خواتین نے فائدہ اٹھایا۔ یہ نسخہ دادا جان کی وفات کے بعد بھی ہمارے خاندان میں رائج ہے اور عندالطلب ہر کوئی اس سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔ اس طرح یہ دوائی فیض عام کا وسیلہ ثابت ہوئی۔ طبیعت میں مزاح اور شگفتگی پائی جاتی تھی۔ ایک دفعہ ایک دوست اپنے بیٹے کو ساتھ لیکر آئے اور کہنے لگے میاں جی اس کو دیکھیں بہت کمزور ہے۔ آپ نے نام پوچھا جواب ملا یوسف۔ کہنے لگے، ہے یوسف لیکن کنویں میں گر پڑا ہے۔ بعد میں ضروری دوائی کا نسخہ دیا اور چند دنوں میں وہ لڑکا صحت مند ہو گیا۔ اس ضمن میں ایک واقعہ میرے پیارے چچا میاں عبدالرزاق (حال آفن باغ جرمنی) نے بتایا ایک بار جلسہ سالانہ ربوہ میں حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کی تقریر ہو رہی تھی۔ عنوان "حضرت بانی سلسلہؑ کی پیش خبریاں" تھا تقریر کے آخر میں اقتباس پیش کیا گیا۔ ان باتوں کو صندوقوں میں بند کر کے رکھو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہو کر رہے گا!! ابا جان اس وقت پرالی پر لیٹے ہوئے تھے یہ تقریر سن رہے تھے۔ اس فقرہ پر اُٹھ بیٹھے اور جوش سے بولے!! اسیں ایناں پیش گویاں نوں صندوقاں وچ کیوں بند کریے، اسیں اناں پیش گوئیاں دی منادی کراں گے!!

اس واقعہ سے دادا جان کی احمدیت اور حضرت بانی سلسلہؑ سے محبت کی جھلک نظر آتی ہے۔ اسی جوش، اور خداداد علم کا نتیجہ تھا کہ آپ کئی مناظروں میں شریک ہوئے۔ جن میں حضرت غلام رسول راجیکیؓ صاحب اور خلافت سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ بھی شریک ہوئے۔ آپ، خاص کر نماز فجر کی ادائیگی، کے بعد تلاوت باآواز بلند خوش الحانی سے کرتے تھے۔ اس کے بعد قصیدہ تحریر کردہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ورد کرتے تھے۔ اس کے بعد اولاد کے حق میں حضرت مسیح موعودؑ کی دُعائیں پڑھتے تھے۔ خاکسار اس منظر کو دیکھ کر فوراً عبادت کرنے کی تیاری کرتا۔

دادا جان کی عبادت کے یہ لمحات کچھ اس طرح خدا تعالیٰ سے رابطہ رکھتے تھے۔ جن کو الفاظ میں بیان کرنا میرے لئے انتہائی مشکل امر ہے۔ صرف اتنا لکھوں گا کہ کمرہ بقعہ نور بن جاتا اور پیارے دادا جان کے چہرے کی کیفیت ایسی دکھائی دیتی، جیسے لازوال خزانہ ہاتھ آگیا ہو۔

پیارے دادا جان حاجی صاحب درویش صفت اور مست حال انسان تھے۔ دنیاوی معاملات کو بس اتنی اہمیت دیتے، جتنی ایک صوفی منش انسان دے سکتا ہے۔ سادگی کا یہ عالم تھا کہ گھر کیلئے

سبزیاں اور پھل خریدنے جاتے تو بعض اوقات اپنی قمیض کی جھولی بنا لیتے تھے۔ اور اس میں ساری چیزیں ڈال کر گھر لے آتے۔ اور اس حالت میں ہر آتے جاتے کا احترام بھرا اسلام قبول کرتے اور دُعائیں دیتے۔ پاکباز ایسے کہ ان کے کردار کو مثال کے طور پر پیش کیا جاتا تھا۔ آپ صاحب علم تھے اور علم سے آپ کو اتنی شدید رغبت تھی کہ اپنی اولاد کو اس راہ پر چلانے کیلئے انہوں نے فکری وذہنی رہنمائی کے ساتھ ساتھ مالی قربانیوں کا راستہ بھی مسلسل اختیار کئے رکھا۔ جن نا مساعد حالات میں انہوں نے اپنی اولاد کو اعلیٰ تعلیم سے آراستہ کیا، آج اس کا تصور کرنا بھی مشکل ہے۔ ان کا یہ فیضان آج ان کی اولاد میں جاری ہے۔ شفیق اس قدر تھے کہ ہر چھوٹے بڑے کو نہایت ادب سے مخاطب کرتے وقت ”آپ“ اور دیگر تعظیمی الفاظ استعمال کرتے تھے۔ بلکہ اپنی طرف سے القابات سے نوازتے جو متعلقہ شخص کی کسی خوبی سے متعلق ہوا کرتے۔ چھوٹے بچوں سے بہت پیار کرتے تھے۔ اور ان کے درمیان بیٹھ کر ایک ایسی مجلس لگا لیتے تھے، جو بیک وقت تفریحی اور تعلیمی ہوا کرتی تھی۔ آپ انہیں دینی علوم سے آگاہ کرتے اور ان کی دنیاوی معاملات میں رہنمائی کرتے تھے، اور احترام احمدیت اور احترام آدمیت کا درس دیتے۔ لیکن ان کی تلقین اتنی غیر رسمی اور بامعنی ہوا کرتی کہ جو بات کرتے، لگتا سیدھی دل مین اتر گئی ہے۔ آپ کی طبیعت میں رقت کا عنصر بہت غالب تھا۔ جس بیٹے کے گھر پر جا کر رہتے، اس گھر کی فضاء ذکر الٰہی سے رات بھر معمور رہتی تھی۔ عشق حقیقی سے آپ کا دل لبریز اور آنکھیں آنسوؤں سے بھری رہا کرتی تھیں۔ وہ ایسے تخلیقی ذہن اور پر درد دل کے مالک تھے۔ کہ جدھر جاتے آنکھیں آپ کیلئے فرش راہ ہوتیں ”میزبان کا گھر ان کی دُعاؤں سے بھرا رہتا تھا۔ ۱۹۷۸ء میں آپ کی صحت گرنے لگی اور ضعیفی نے ڈیرے ڈالنے شروع کئے۔ کاروبار کو چھوڑ کر ہمیشہ کیلئے آبائی گاؤں کو خدا حافظ کہہ کر سرگودہا آگئے۔ اس طرح پیارے دادا جان ایک دن بلاوا آنے پر خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہوگئے۔ آپ کا جنازہ سرگودہا سے ربوہ لایا گیا۔ اور پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ دادا جان موصی تھے۔ آج بھی یقین نہیں آتا کہ وہ ہم سے جدا ہوگئے ہیں۔ انہوں نے مجھے بہت پیار دیا اور بہت ساری دُعاؤں سے نوازا۔ جن کے طفیل اللہ تعالیٰ نے مجھے بہت کچھ دیا۔ اب جب کہ میں اُن کی خدمت کے قابل ہوا ہوں۔ وہ ہمارے درمیان موجود نہیں ہیں۔ آج میں ان کے بغیر سب کچھ ہوتے ہوئے بھی بھری دنیا میں اپنے آپ کو تنہا سمجھتا ہوں۔ جب ان کی یاد آتی ہے، تو آنکھوں میں سمندر کا سماں بندھ جاتا ہے۔ قارئین کرام دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ دادا جان کی مغفرت کرے۔ اور تمام پسماندگان کا حافظ ناصر ہو۔ اور خاکسار کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ اور ان کی دُعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین

## مکرم بشیر احمد صاحب ٹھیکیدار درویش وفات پاگئے

افسوس! مکرم بشیر احمد صاحب ٹھیکیدار درویش قادیان مورخہ ۴؍دسمبر ۱۹۹۸ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم صوم وصلوۃ کے پابند اور غریب پرور انسان تھے۔ صدقہ اور خیرات کے علاوہ تمام مالی تحریکات میں شامل ہوتے۔ آپ موصی تھے اور اپنی جائیداد کے 1/10 حصہ کی ادائیگی اپنی زندگی میں ہی کر گئے بلکہ وفات سے چند یوم قبل تقریباً ہر مد کے بارے میں دفاتر سے رابطہ کیا کہ ان کے ذمہ کوئی بقایا تو نہیں رہ گیا۔

مرحوم نے اپنے پیچھے نہایت ہی نیک اور صالح بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں جو کہ ان کی دُعاؤں کے طفیل خوش وخرم زندگی گذار رہے ہیں۔ اگلے روز محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (ادارہ)

## نواں شہر گوردوارہ میں جماعت احمدیہ کے نمائندہ کی تقریر

سردار سیوا سنگھ سیکھواں لوک سمپرک منتری (پبلک ریلیشنز منسٹر) پنجاب کی جانب سے مورخہ ۷ا۔۱۶ اکتوبر کو امرتسر گولڈن ٹیمپل سے چنڈی گڑھ تک ایک امن مارچ نکالا گیا۔ اس امن مارچ میں ایکصد کے قریب گاڑیوں پر مختلف قسم کے بینرز لگائے ہوئے ہر مذہب کے لوگ شامل تھے۔ اس امن مارچ میں جماعت احمدیہ کو بھی شمولیت کی دعوت دی گئی چنانچہ مرکز قادیان سے بھی ایک وفد اس مارچ میں شامل ہوا۔ راستہ میں مختلف شہروں کے لوگ مارچ میں شریک لوگوں کا استقبال کر رہے تھے۔ نواں شہر میں ایک پبلک جلسہ کا پروگرام بھی رکھا گیا تھا جس میں ہر مذہب کے علماء نے اپنے اپنے مذہبی رہنماؤں کی پاک تعلیمات کو پیش کیا۔ اسلام کی نمائندگی میں مکرم گیانی تنویر احمد صاحب خادم نگران پنجاب وہماچل نے قومی یکجہتی اور اسلام کے موضوع پر تقریر کی۔

اس سے قبل اسی سلسلہ میں مورخہ ۹۸۔۱۰۔۱۳ کو جالندھر دوردرشن ٹی۔وی کی جانب سے تمام مذاہب کے علماء کا ایک مذاکرہ رکھا گیا تھا۔ اس مذاکرہ کا عنوان تھا کہ دنیا میں امن کس طرح قائم ہو سکتا ہے اور آپ کا مذہب اس بارہ میں کیا تعلیمات پیش کرتا ہے۔ چنانچہ اس مذاکرہ میں بھی اسلام کی نمائندگی جماعت احمدیہ کے مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم نے کی اور اسلام کی امن بخش تعلیمات کو پیش کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی اس سلسلہ میں کوششوں کا ذکر کیا۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج پیدا فرمائے اور دنیا میں حقیقی امن قائم کردے۔ آمین۔ (محمد لقمان دہلوی نمائندہ بدر قادیان)

## معجزانہ حفاظت

دفتر وقف جدید کے دو کارکنان مکرم چوہدری مظفر اقبال صاحب چیمہ نائب ناظم وقف جدید و مکرم سید صباح الدین صاحب کو قادیان سے وقف جدید کے دورہ پر بھجوایا گیا تھا۔

جلسہ سالانہ قادیان سے قبل اپنے دورہ کی واپسی پر مکرم مظفر اقبال چیمہ حیدر آباد سے اور مکرم سید صباح الدین صاحب مدراس سے مورخہ 25.1.98 کو بذریعہ ٹرین دہلی پہنچے۔ اسی دن 25.11.98 کو دونوں کارکنان کی ٹرین 2903 فرنٹیر میل میں دہلی سے امرتسر آنے کیلئے کوچ نمبر S2-S3 میں سیٹ ریزرو تھی اپنے پروگرام اور سیٹ ریزرویشن کے مطابق دونوں کارکنان دہلی ریلوے سٹیشن پر شام کو قادیان واپسی سفر کے سلسلہ میں پلیٹ فارم پر تیاری کر رہے تھے چنانچہ فرنٹیئر میل کے چلنے سے کچھ دیر پہلے ان کے دل میں اچانک خیال آیا کہ آج اس گاڑی فرنٹیئر میل میں نہیں جاتے چنانچہ دونوں کارکنان جن کا اس گاڑی میں کنفرم برتھ تھا ٹکٹ کینسل کروائے بغیر سفر سے رُک گئے اور دہلی احمدیہ مشن میں چلے گئے اور اگلے دن مورخہ 26.11.98 کو قادیان آنے کا فیصلہ کر لیا۔

مورخہ 26.11.98 کو معلوم ہوا کہ جس گاڑی میں ان کو سفر کرنا تھا اور اچانک رُک گئے تھے اس گاڑی فرنٹیئر میل کا سیالدہ ایکسپریس کے ساتھ پنجاب میں کھنہ منڈی ریلوے سٹیشن کے قریب خوفناک ایکسیڈنٹ ہوگیا ہے جس کے نتیجہ میں سینکڑوں افراد کی اموات ہوگئی ہے اور سینکڑوں زخمی ہیں دہلی ریلوے سٹیشن میں مختلف مقامات پر ان مسافروں کے نام چارٹ میں لکھے ہوئے تھے جن کی اندوہناک ایکسیڈنٹ کی وجہ سے اموات ہو چکی تھیں یا بری طرح زخمی حالت میں تھے تاکہ ان کے عزیز واقارب جائے حادثہ پر جا کر اپنے اپنے آدمیوں کی شناخت کر لیں۔

ہلاک شدگان کی لسٹ میں قادیان کے دونوں کارکنان مکرم مظفر اقبال صاحب چیمہ اور مکرم سید صباح الدین صاحب کے نام موجود تھے کیونکہ فرنٹیئر میل کے جس کوچ میں ان کا کنفرم برتھ ریزرو تھا اس کوچ کے پرزے پرزے ہو چکے تھے۔ ہلاک شدگان میں ان کا نام اس لئے آگیا تھا کہ انہوں نے ریزرویشن کینسل نہیں کروائی تھی اور اچانک اس گاڑی میں جانے کیلئے اپنے پروگرام کو ملتوی کر دیا تھا۔

اس ٹرین میں صرف یہ دو ہی احمدی خادمان سلسلہ عالیہ احمدیہ تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اس ٹرین میں باوجود ریزرویشن کے سفر اختیار کرنے سے معجزانہ رنگ میں روک لیا چنانچہ دونوں کارکنان اگلے دن بذریعہ ٹرین بخیر وعافیت قادیان دارالامان پہنچ گئے۔ الحمدللہ۔

(سید تنویر احمد ناظم وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان)

## جمشید پور میں ہفتہ تبلیغ وبک فیئر

13 تا 22 نومبر جمشید پور میں احمدیہ بک سٹال لگایا گیا۔ بروز جمعہ 13 نومبر شام 6 بجے بک فیئر کا افتتاح ہوا۔ اس بک سٹال مین 5225 روپے کی کتب فروخت ہوئیں ہر روز 50 افراد کو فرداً فرداً تبلیغ کی گئی اور تقریباً 40000 افراد کو لٹریچر دیا گیا اور تقریباً 250000 افراد تک بینروں اور اسٹال کے ذریعہ خاموش پیغام پہنچا بہت سارے لوگ اس بات سے متاثر نظر آئے دوستوں کے بعض سوالات پر ان کا اطمینان بخش جواب دیا گیا اس کام میں مکرم فرید الدین صاحب صدر جماعت جمشید پور مکرم سید جمیل احمد صاحب نائب صدر مکرم ناصر احمد صاحب مکرم آفتاب عالم صاحب مکرم معین الحق صاحب مکرم مولوی معراج علی صاحب وغیرہ نے بہت تعاون دیا جزاھم اللہ۔

22-1.1-98 کو صبح 9 بجے احمدیہ مشن میں اجتماعی دعا ہوئی جس میں کثیر تعداد میں احباب ومستورات نے شرکت کی اس کے بعد بعض دوست انفرادی رنگ میں تبلیغ کیلئے نکلے اکثر دوست بک فیئر کی طرف چلے گئے اور کثرت سے لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ (محمد انور احمد مبلغ سلسلہ جمشید پور)

## صوبائی قائدین

مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے درج ذیل قائدین صوبائی کی اکتوبر 99 تک منظوری دی ہے۔ متعلقہ مجالس مطلع رہیں

ا۔ مکرم محمد الیاس لون صاحب قائد صوبائی مجالس خدام الاحمدیہ کشمیر۔

۲۔ مکرم شیراز احمد صاحب قائد صوبائی مجالس خدام الاحمدیہ تامل ناڈو۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

طالب دُعا:۔ محبوب عالم ابن محترم حافظ عبد المنان صاحب مرحوم

M/S NISHA LEATHER

Specialist in Leather Belts, Leather
Ladies and Gents Bag, Jackets, Wallets etc.
19 A Jawahar Lal Nehru Road Calcutta - 700081 Ph: 2457153

# مدرسۃ المعلمین میں تقریب تقسیم انعامات اور نومبائعین طلباء کا تعارف

۱۵؍ دسمبر ۹۸ء کو مدرسۃ المعلمین کی تقریب تقسیم انعامات منعقد کی گئی اس میں ایک دلچسپ اور ایمان افروز پروگرام کا اضافہ کیا گیا اور مدرسہ میں مختلف صوبہ جات سے آنے والے طلباء سے علاقائی زبانوں میں تعارفی تقاریر رکھی گئیں۔ تقریب میں شمولیت کیلئے محترم ناظر صاحب اعلیٰ کے علاوہ جملہ ناظر صاحبان ممبران صدر انجمن احمدیہ نائب ناظران افسران صیغہ جات وکیل اعلیٰ ناظم وقفِ جدید صدر مجلس وقفِ جدید ممبران مجلس وقفِ جدید کو مدعو کیا گیا۔ ٹھیک ۱۲ بجے مدرسۃ المعلمین کے عقب میں بنائے گئے دیدہ زیب پنڈال میں محترم ناظر صاحب اعلیٰ کی صدارت میں تقریب کا آغاز ہوا۔ تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد خاکسار نے تقریب پر مختصر الفاظ میں روشنی ڈالی اور مہمانان کرام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت مدرسۃ المعلمین میں ہندوستان کے ۱۵ صوبوں کے علاوہ تین ملکوں بھوٹان نیپال اور سری لنکا سے آئے مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے طلباء ہمارے سامنے موجود ہیں جنہوں نے یہ عزم کئے ہیں کہ پرچم احمدیت کی سربلندی کیلئے تن من کی بازی لگائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت دور خلافت میں اس مدرسۃ المعلمین کی بنیاد پڑی ہے اور پیارے آقا براہِ راست اس کی ضروریات پوری فرماتے ہیں۔ اور ترقی کیلئے رہنمائی فرماتے ہیں۔

بعد ازاں محترم ایڈیشنل ناظم صاحب وقف جدید بیرون نے موقعہ کی مناسبت سے طلباء کو زریں نصائح سے نوازا۔ اس کے بعد مختلف صوبا جات سے آنے والے طلباء نے اپنی اپنی علاقائی زبانوں میں قبول احمدیت کے بارے میں تقاریر کیں۔ بعدہ محترم ناظر صاحب اعلیٰ امیر مقامی نے ورزشی اور علمی مقابلہ جات میں اوّل دوئم اور سوئم آنے والے طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے۔ امسال بہترین طالب علم کا انعام عزیز مظفر احمد ندیم پونچھ کو ملا اور بہترین کارکردگی کے لحاظ سے دو ٹرافیاں "الھدیٰ" گروپ نے حاصل کیں۔ مدرسہ کی ٹورنامنٹ کمیٹی کی طرف سے ایک اعزازی ٹرافی محترم ایڈیشنل ناظم صاحب وقفِ جدید بیرون کی خدمت میں بھی پیش کی گئی۔ محترم چوہدری بشیر احمد صاحب آف کینیڈا کی طرف سے مدرسۃ المعلمین کے اساتذہ کرام کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک یادگار تصویر بطور تحفہ دی گئی۔ جزاھم اللہ تعالیٰ۔ تقسیم انعامات کے بعد محترم صدر اجلاس نے حاضرین سے خطاب فرمایا اور طلباء کو بیش بہا قیمتی نصائح سے سرفراز فرمایا اور طلباء کو میدان تبلیغ میں جانے سے قبل پوری طرح روحانی ہتھیاروں سے لیس ہونے کی تلقین فرمائی اور نمازوں اور دُعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آئندہ سال کے بیعتوں کے ٹارگیٹ کو پورا کرنے کیلئے بھرپور کوشش کرنے اور حضور انور کے منشاء مبارک کے مطابق خدمت اسلام کیلئے اپنے آپ کو وقف کرنے کی مؤثر رنگ میں توجہ دلائی اور آخر میں آں محترم نے دُعا کروائی۔ دُعا کے بعد حاضرین کی تواضع کی گئی۔

## طلباء کی تعداد کا گوشوارہ

اس وقت مدرسۃ المعلمین میں تعداد طلباء بتفصیل ذیل ہے چونکہ بورڈنگ مدرسۃ المعلمین میں مختلف صوبوں سے آنے والے وہ طلباء بھی رہائش رکھتے ہیں جو تعلیم الاسلام ہائی اسکول میں زیر تعلیم ہیں اس لئے ان کی تعداد بھی الگ سے دی جارہی ہے۔

(عبد المومن راشد نگران مدرسۃ المعلمین)

| صوبہ جات | تعداد طلباء مدرسۃ المعلمین | تعداد طلباء تعلیم الاسلام ہائی اسکول | کل تعداد طلباء |
|---|---|---|---|
| بنگال | ۲۳ | ۶ | ۲۹ |
| جموں کشمیر | ۲۸ | - | ۲۸ |
| اڑیسہ | ۳۷ | - | ۳۷ |
| کرناٹک | ۲ | - | ۲ |
| بہار | ۵ | ۲ | ۷ |
| کیرالہ | ۶ | - | ۶ |
| یوپی | ۱۰ | ۱۳ | ۲۳ |
| آسام | ۵ | ۱ | ۶ |
| راجستھان | ۵ | ۲۳ | ۲۸ |
| تامل ناڈو | ۲ | - | ۲ |
| ہریانہ | ۵ | - | ۵ |
| پنجاب | ۲ | ۶ | ۸ |
| ہماچل | ۲ | ۲ | ۴ |
| آندھرا | ۶ | - | ۶ |
| سکم | - | ۵ | ۵ |
| نام ملک | تعداد طلباء مدرسۃ المعلمین | تعداد طلباء تعلیم الاسلام ہائی اسکول | کل تعداد طلباء |
| نیپال | ۱۴ | ۲۵ | ۳۹ |
| بھوٹان | ۲ | ۲۰ | ۲۲ |
| سری لنکا | ۱ | - | ۱ |
| میزان | ۱۵۵ | ۱۰۳ | ۲۵۸ |

# زکوٰۃ

☆- زکوٰۃ اسلام کا ایک اہم اور بنیادی رکن ہے۔

☆- ہر صاحب نصاب مسلمان مرد اور عورت پر زکوٰۃ کی ادائیگی فرض ہے۔

☆- زکوٰۃ مومنوں کے اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

☆- ادائیگی زکوٰۃ کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی محبت حاصل ہوتی ہے۔

☆- یہ صرف روحانی بیماریوں ہی کا علاج نہیں بلکہ ظاہری تکالیف اور مصائب و آلام سے بھی نجات پانے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

☆- کوئی بھی دوسرا چندہ زکوٰۃ کے قائم مقام متصور نہیں ہو سکتا۔

☆- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی رو سے "زکوٰۃ" کی تمام رقوم مرکز میں آنی چاہئے۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

# جماعتی چندوں کیلئے

## انکم ٹیکس سے استثنا کی سہولت

عہدیداران واحباب جماعت احمدیہ بھارت کی آگاہی کیلئے تحریر ہے کہ حکومت ہند کی طرف سے صدر انجمن احمدیہ کے چندہ دہندگان کو بھی ان کے اداشدہ چندوں کو انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی سیکشن 80 G کے تحت 1.4.98 تا 31.3.2000 یعنی دو سال کیلئے انکم ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔ لہٰذا ایسے تمام احباب جماعت جو اس زمرہ میں آتے ہیں اور اس سہولت سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں وہ مقامی سیکرٹری مال کی تصدیق کے ساتھ دوران سال اداشدہ اپنے چندوں کی مدوار تفصیل نظارت ہذا کو بھجوا کر Incom Tax Exemption سرٹیفکیٹ حاصل کر سکتے ہیں۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

# اعلان نکاح

مکرم کلیم احمد صاحب ابن مکرم مستری محمد حسین صاحب درویش مرحوم قادیان کا نکاح عزیزہ عارفہ حمید بنت مکرم عبدالحمید صاحب بانگا درویش آف ضلع منڈی بہاؤالدین پاکستان کے ساتھ مورخہ ۹۸-۱۲-۱۲ کو -/۲۵۰۰۰ روپے (پچیس ہزار روپے) حق مہر پر مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں پڑھا۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر دو خاندانوں کیلئے بابرکت ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (محمد انعام ذاکر قادیان)

# ولادت

مکرم نصیر الدین صاحب دہلوی قادیان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۹۸-۱۲-۱۵ کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ ازراہِ شفقت حضور انور نے بچی کا نام صبیحہ نصیر تجویز فرمایا ہے۔ بچی وقفِ نو میں شامل ہے۔ احباب جماعت سے نومولودہ کی صحت و سلامتی درازی عمر خادم دین بننے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (منیجر بدر)


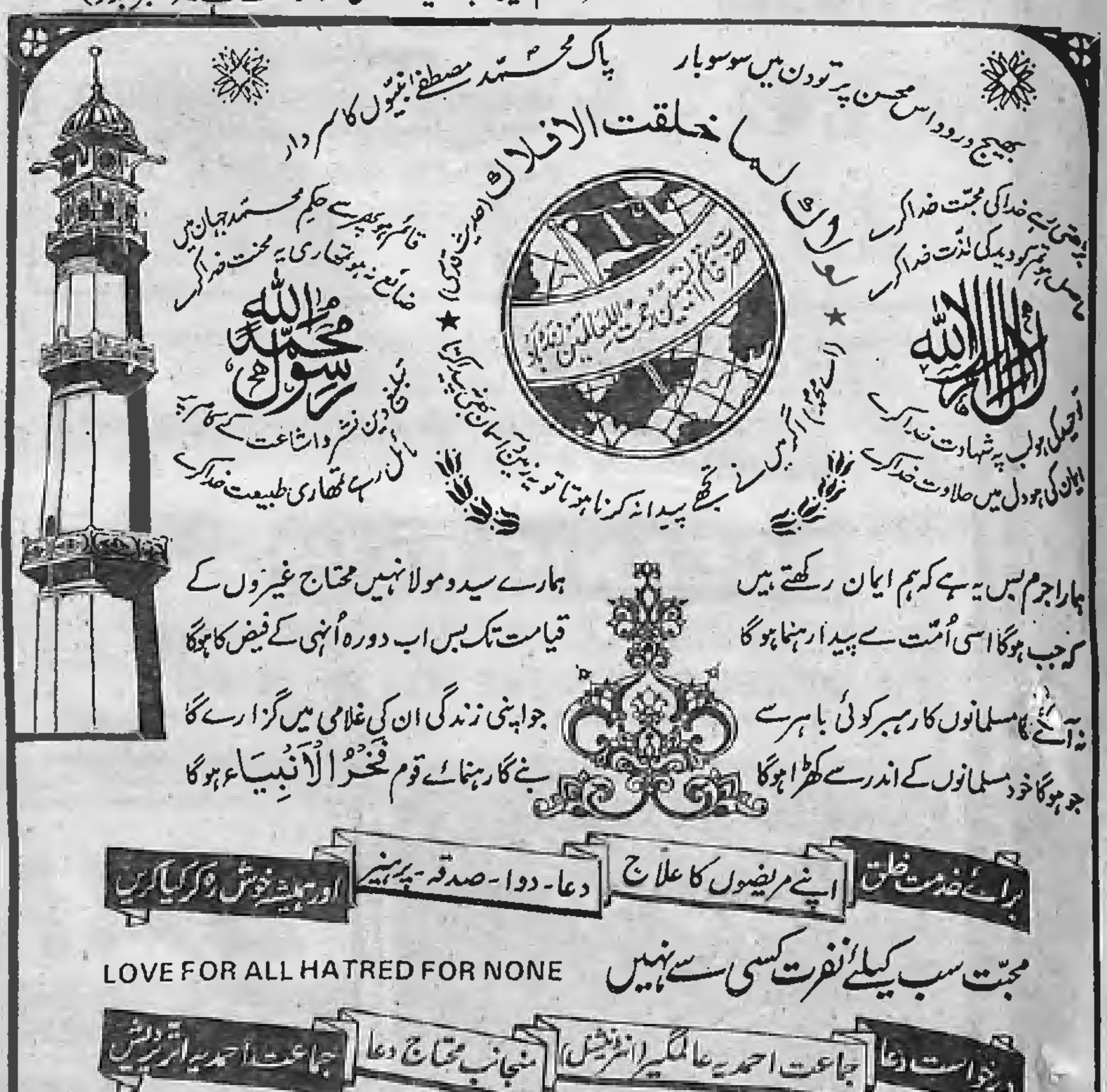

# روزے سے متعلق اسلامی احکامات

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ روزہ کی تعلیم صرف اہل اسلام کو ہی نہیں دی گئی بلکہ اسلام سے پہلے ظاہر ہونے والے مذاہب کے متبعین کو بھی روزہ رکھنے کی تاکید کی گئی تھی۔ دیکھنے میں بھی یہی آتا ہے کہ دیگر تمام مذاہب میں روزہ کا وجود کسی نہ کسی رنگ میں ضرور پایا جاتا ہے۔ گو ان کا روزہ اسلامی روزہ کے مقابل کامل نہیں لیکن یہ امر ثابت شدہ ہے کہ پہلی قوموں پر بھی روزہ فرض تھا۔ جیسا کہ فرمایا كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ۔ کہ اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گئے جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے۔ پس معلوم ہوا کہ روحانی پاکیزگی طہارت اور تقویٰ کے حصول کیلئے روزہ کا رکھا جانا نہایت ضروری ہے۔

دیگ مذاہب عالم کے بالمقابل اسلامی روزہ اپنے اندر ایک وسیع روحانی نظام رکھتا ہے۔ اور اس نے اس عظیم عبادت کی جو تفصیلات۔ فوائد اور برکات بیان فرمائی ہیں۔ دیگر تمام مذاہب نہ صرف اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہیں بلکہ ان کے روزوں میں کوئی جامعیت اور جاذبیت بھی نہیں پائی جاتی۔ قرآن کریم کی رو سے روزہ کی فلاسفی اور غرض وغایت یہ ہے کہ اس کے ذریعہ پاکیزگی اور طہارت قلب ہو۔ اور انسان متقی بن جائے۔ خدمت خلق اور مخلوق خدا کی ہمدردی اس کے اندر پیدا ہو اور وہ بنی نوع انسان کا حقیقی خادم ہو

ان ایام میں خصوصیت سے دُعائیں کرنی چاہئیں۔ رمضان کی برکت یہ ہے کہ اس ماہ کے آخری عشرہ میں لیلۃ القدر کا ظہور ہوتا ہے اور یہ وہ بابرکت رات ہے جس کا ذکر قرآن پاک میں سورہ القدر میں یوں آتا ہے۔ ”ہم نے اسے لیلۃ القدر میں اتارا ہے اور تو لیلۃ القدر کے بارے میں کیا جانتا ہے وہ ہزار مہینہ سے افضل ہے اور یہ وہ بابرکت رات ہے جس میں فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔

آنحضرت ﷺ آخری عشرہ میں مسجد میں اعتکاف بیٹھتے اور اس مبارک رات کی تلاش فرماتے حضرت اُم المومنین عائشہؓ نے سیدنا حضرت نبی اکرم ﷺ سے ایک موقعہ پر عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر مجھے لیلۃ القدر کی گھڑی نصیب ہو تو میں کیا دُعا کروں آپ نے فرمایا اے عائشہ تو یہ دُعا مانگنا۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عفوٌ تحبُّ العفو فاعفُ عَنِّی۔ اے میرے اللہ تو سراسر عفو و درگزر کرنے والا ہے اور درگزر کو پسند کرتا ہے۔ پس اے میرے آقا مجھ سے بھی درگزر فرما۔ کتنی عظیم اور جامع دُعا ہے ہمیں اس دُعا سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انسان کے سب کام اس کے اپنے لئے ہیں مگر روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا ہو جاتا ہوں یعنی اس کی نیکی کے بدلہ میں اُسے اپنا دیدار نصیب کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ ڈھال ہے۔ پس تم میں سے جب کسی کا روزہ ہو تو نہ وہ بیہودہ باتیں کرے اور نہ ہی شور و شر کرے اگر کوئی اس سے گالی گلوچ کرے یا لڑے جھگڑے تو وہ جواب میں صرف یہ کہے کہ میں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے روزے دار کی منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

آخر میں خاکسار سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک اقتباس جو تفسیر کبیر سورۃ بقرہ صفحہ ۳۸۶ کا حوالہ دیکر اپنا مضمون ختم کرونگا۔ آپؓ فرماتے ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ روزہ رکھنے سے ہمیں ضعف ہو جاتا ہے اسلئے ہم روزہ نہیں رکھتے مگر یہ عذر صحیح نہیں ہے روزہ کی تو غرض ہی یہ ہے کہ کمزوری کو برداشت کرنے کی عادت پڑ جائے۔ ایک طرف تو مسلمانوں میں ایسے لوگ ہیں جو روزہ کے بارے میں سختی کرتے ہیں اور دوسری طرف ایسے لوگ ہیں جو روزوں کی ضرورت ہی کے قائل نہیں بالخصوص تعلیم یافتہ طبقہ اسی خیال کا ہے

(سید فضل نعیم احمدی معلم وقف جدید نرگاؤں۔ اڑیسہ)

---

لندن: 2 جنوری (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ہیں الحمدللہ۔

کل حضور انور نے مسجد فضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے وقف جدید کے نئے سال کا افتتاح فرمایا اور احباب جماعت کو نئے سال کی مبارک باد دی۔ پیارے آقا کی صحت و تندرستی لمبی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

---

## عید فنڈ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے ہر کمانے والے فرد کیلئے کم از کم ایک روپیہ فی کس کی شرح سے عید فنڈ مقرر ہے۔ اب جبکہ روپیہ کی قیمت کئی گنا گر چکی ہے احباب جماعت کو چاہئے کہ اپنے عید کے اخراجات میں کفایت کرتے ہوئے اس مد میں بھی زیادہ سے زیادہ چندہ ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ اس مد میں وصولی ہونے والی ساری رقم مرکز میں آنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے جملہ احباب کو اس ضروری فریضہ کی ادائیگی کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (ناظر بیت المال آمد قادیان)

---

بقیہ صفحہ: 2

انڈونیشیا۔ نیوزی لینڈ اور فجی کے بعض جزائر ایم ٹی اے کے پروگراموں سے محروم تھے۔ اب ایک نیا معاہدہ ایک کمپنی سے ہوا ہے جس کے نتیجہ میں اس سال کے ابتدائی مہینوں میں ہی یہ ممالک بھی ایم ٹی اے کی برکتوں سے استفادہ کرنے لگیں گے۔ حضرت امیر المومنین نے فرمایا یہ چیز نئے سال کی خوشخبریوں میں شامل ہے۔ حضور نے فرمایا جو خوشخبریاں ہمیں اس سال ملنے والی ہیں وہ نہایت عظیم الشان ہیں۔ جنہیں میں دیکھ تو رہا ہوں لیکن ان کی تفصیل ابھی بتا نہیں سکتا۔ حضور نے اس ضمن میں مکرم مسعود صاحب دہلوی کی ایک خواب بھی بیان فرمائی۔ اس خطبہ جمعہ کی یہ ایک غیر معمولی بات تھی کے خطبہ مکمل کرنے کے بعد ذرا توقف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام احباب جماعت عالمگیر کو پھر نئے سال کی مبارک باد دی اور تاکیداً فرمایا کہ اب آپ کو پوری طرح علم ہو گیا ہو گا کہ یہ نیا سال ہمارے لئے بہت مبارک ہے۔


ارشاد نبوی
خَيرُ الزَّادِ التَّقوٰے
سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبان دُعا:-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 700001
دکان- 248-1652, 248-5222
رہائش- 243-0794, 27-0471

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR & MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

EXPORTS & IMPORTS
All types of Leather jackets, Ladies bags, purse, hand gloves,
Organic Cotton (Garments & Baby Cloth)
Contact:
OCEANIC EXIM
57, BRIGHT STREET, CALCUTTA 700019 (INDIA)
PH: 2805209, 2474015 FAX : 91 - 33 - 2479163

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم جیولرز
پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون نمبر۔ 629443

دُعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
☎: SHOWROOM: 27-2185, 26-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 26-2096, 26-4696, 27-8749 FAX: ++91-33-26-9893

# "ربوہ" کے نام کی تبدیلی کی مذمت

لندن (پ ر) بزم طنز و مزاح کے ایک حالیہ اجلاس میں پروفیسر ضیاء مہدی اور دیگر کئی مقررین نے پنجاب اسمبلی کے اس فیصلہ کی مذمت کی جس میں ربوہ شہر کے نام کی تبدیلی کا فیصلہ کیا گیا ہے انہوں نے کہا کہ ہمیں علم نہیں احمدی حضرات اس پر کیا رد عمل دکھاتے ہیں مگر ان کے نزدیک ایسا فیصلہ غیر قانونی ہے جس کا اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں کیونکہ ایسے فیصلے سے احمدیوں کے بنیادی انسانی حقوق متاثر ہوتے ہیں۔ مقررین نے وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ ربوہ کا علاقہ انجمن احمدیہ کی ملکیت ہے جس نے اس علاقہ کو ربوہ کا نام دیا ہے اور اس نام سے دنیا بھر میں گزشتہ 50 سالوں سے مشہور ہو چکا ہے۔ اس لئے کسی ادارے گروپ یا اسمبلی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اس علاقہ کو اس کے مکینوں کی خواہشات کے برعکس کوئی اور نام دے دے انہوں نے کہا "ربوہ" کا مطلب او نچا علاقہ ہے جس پر کسی کو اعتراض نہیں ہو سکتا لہٰذا پنجاب اسمبلی کا اس کو بدلنا مضحکہ خیز بن جاتا ہے مزید برآں اگر یہ اصول مان لیا جائے کہ جگہ کسی اور کی ملکیت ہو اور نام کوئی اور رکھ دے تو کئی قسم کی قباحتیں پیدا ہو سکتی ہیں۔

## جماعت احمدیہ کی ہر شاخ کی اپنی مسجد ہونی چاہئے

### پاکستان میں ہمارے دشمنوں کو ہماری مساجد سے شدید دشمنی ہے' امام مرزا طاہر احمد

لندن۔ (پ ر) جماعت احمدیہ کے امام مرزا طاہر احمد نے گزشتہ خطبہ جمعہ میں اپنے بیان میں دنیا بھر کے احمدیوں کو مساجد بنانے کی طرف توجہ دلائی اور کہا کہ دنیا میں جماعت احمدیہ کی کوئی ایسی شاخ نہ ہو جس کی اپنی مسجد نہ ہو انہوں نے مساجد کی اہمیت کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ مساجد میں مومن کی جان ہوتی ہے جہاں مسجدیں ہوں گی وہاں جماعتیں مستحکم ہوتی جائیں گی۔ امام جماعت احمدیہ نے پاکستان کے حالات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہاں ہمارے دشمنوں کو ہماری مساجد سے شدید دشمنی ہے مساجد بنانے کے نتیجے میں احمدیوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے ان کو سزائیں دی جا رہی ہیں مگر اس کے باوجود جس طرح توفیق ہے مسجدیں بناتے جائیں کیونکہ اللہ کا گھر بنانے سے احمدی باز نہیں رہ سکتا۔ انہوں نے کہا کہ ہماری قوم کا یہ حال ہے کہ آفات ان کے دروازے کھٹکھٹا رہی ہیں مگر اسے ہوش نہیں آتا اگر اب بھی قوم کو ہوش نہ آیا تو خدا تعالیٰ کی آخری تقدیر ظاہر ہو گی مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ تقدیر حرکت میں آچکی ہے اور ان بد بختوں کی پکڑ کا وقت قریب آگیا ہے جو لوگ خدا تعالیٰ کے گھر کو منہدم کرنے میں فخر محسوس کریں ان کے اپنے گھر کیسے باقی رہ سکتے ہیں امام جماعت احمدیہ نے مربی عبد القدیر کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جج نے باوجود اس اعتراف کے کہ وہ معصوم ہیں ان کو اور ان کے ساتھیوں کو عمر قید کی سزا دی ہے اس طرح ان کی زندگیاں برباد کرنے کی کوشش کی ہے اور انصاف سے کام نہیں لیا انہوں نے کہا کہ جج نے معصوموں کو عمر قید کی سزا دے کر اپنی بربادی کے فیصلے پر دستخط کئے ہیں۔ (روزنامہ السلام علیکم پاکستان 15 دسمبر 98ء)

## اسلام ہی دنیا میں امن کا ضامن ہے۔ مرزا طاہر احمد

### بھارت میں جماعت احمدیہ کی ترقی خوش آئند ہے۔ سالانہ جلسے سے خطاب

لندن (پ ر) جماعت احمدیہ بھارت کے 107 ویں سہ روزہ سالانہ اجلاس میں لندن سے بذریعہ سیٹلائٹ خطاب کرتے ہوئے امام جماعت احمدیہ مرزا طاہر احمد نے حاضرین کو بتایا کہ جماعت احمدیہ کی ہندوستان میں تبلیغی سرگرمیوں کے نتیجہ میں بے حد خوش آئند ترقی ہوئی ہے اور گزشتہ چند سالوں میں جب سے ٹیلی ویژن (ایم ٹی اے) کے ذریعہ عالمی بیعت کا نظام جاری ہوا ہے 16 لاکھ سے زائد افراد حلقہ بگوش احمدیت ہوئے جو مختلف اقوام سے آئے۔ امام جماعت احمدیہ کا یہ خطاب مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ دنیا بھر میں سنا اور دیکھا گیا قادیان میں اس خطاب کا رواں ترجمہ چھ زبانوں میں کیا جاتا رہا۔ مرزا طاہر احمد نے بتایا کہ گزشتہ سال جلسہ قادیان کی کل تعداد چھ ہزار تھی جبکہ امسال یہ تعداد بڑھ کر سولہ ہزار ہو چکی ہے جن میں دس ہزار وہ احمدی شامل ہیں جو حال ہی میں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ امام جماعت احمدیہ نے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تحریرات کی روشنی میں جلسہ کی غرض وغایت بیان کی اور کہا کہ اس جلسہ کا مقصد احمدیت میں نئے داخل ہونے والوں کی اجنبیت کو دور کرنا اللہ تعالیٰ کی معرفت ان کے دلوں میں بڑھانا اور ان کیلئے دعا کرنا ہے بانی سلسلہ احمدیہ کے ان الہامات کا جو آج سے پورے سو سال پہلے ہوئے تھے کا تذکرہ کرتے ہوئے امام جماعت احمدیہ نے کہا کہ آج کل پھر ویسے ہی حالات ہیں انہوں نے کہا کہ الہام "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" 1898 میں ہوا اور آج ہم سب اس بات پر گواہ ہیں کہ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پیغام دنیا کے کونے کونے میں پہنچ رہا ہے مرزا طاہر احمد نے تبلیغ کی راہ میں بعض تکالیف کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ دشمن شرارت کے منصوبے بناتا رہتا ہے مگر آپ استقامت اختیار کریں کیونکہ احمدیت خدا تعالیٰ کا لگایا ہوا پودا ہے اس لئے دنیا کی کوئی مخالفت اس کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی انہوں نے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں نئے داخل ہونے والوں کو نصیحت کی کہ وہ واپس جا کر اسلام کے پیغام کو سارے ملک میں پھیلا دیں کیونکہ اسلام ہی دنیا بھر میں امن کی ضمانت دیتا ہے۔ جماعت احمدیہ ہندوستان کا یہ سہ روزہ اجلاس پیر ۲۱ دسمبر ۹۸ء بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا۔

(نیشن لندن 11 تا 17 دسمبر 98ء)

# جوڑوں کی بیماری۔ نیا علاج نئی تحقیق

بھاگتی دوڑتی زندگی بدلتے کھانے پینے کے معیار اور بود و باش کے باعث کئی بیماریوں نے ہمیں گھیر رکھا ہے۔ ان میں ایک ہے آتھرائٹس۔ اس میں جسم کے جوڑ بے کار ہو جاتے ہیں۔ ابھی تک یہ لاعلاج بیماری سمجھی جاتی تھی لیکن اب ایسا نہیں ہے۔ آخر کیا ہے اس آتھرائٹس کا علاج؟ ایک کھوج خبر۔

پوری دنیا میں کروڑوں لوگ آتھرائٹس کے مرض میں مبتلا ہیں۔ عورتوں میں یہ مرض مردوں کے مقابلہ میں تین گنا زیادہ ہوتا ہے۔ حال ہی میں ایک تحقیقی مقالے میں ایک جائزے کے مطابق عورتوں میں اونچی ایڑی کے سینڈل پہننے کے باعث آتھرائٹس کا مسئلہ کچھ بڑھ جاتا ہے۔

لیکن اندر پرستھ اپولو ہسپتال نئی دہلی کے ہڈیوں کے ماہر ڈاکٹر کے پی اتری کہتے ہیں کہ ابھی اس کا کوئی سائنسی ثبوت نہیں ملا در اصل آتھرائٹس کے کئی اسباب ہیں۔

یہ آتھرائٹس کیا ہے؟ اس کے متعلق ڈاکٹر اتری کہتے ہیں اصل میں ہمارے جوڑوں میں ہونے والا درد اور سوزش ہی آتھرائٹس ہوتا ہے۔ لوگوں میں پہلا وار جوڑوں پر ہوتا ہے۔ بعد ازاں یہ حصہ لال ہو کر سوج جاتا ہے۔ بعد میں اس پر دھاری بن جاتی ہے۔ جیسے نسیں ابھر آتی ہوں۔

پھر اس حصے میں جوڑ جام ہو جاتا ہے اور ناقابل برداشت درد ہونے لگتا ہے۔ اس کے بعد مریض کا چلنا پھرنا دو بھر ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹر اتری کے مطابق آتھرائٹس کے باعث کئی بار گھٹنے بیکار ہو جاتے ہیں۔ تب اس کی جگہ مصنوعی گھٹنا لگانا پڑتا ہے۔ اسے ٹوٹل نی ریپلیسمنٹ کہتے ہیں۔

دراصل آتھرائٹس کئی طرح کے ہوتے ہیں۔ آتھرائٹس عام طور پر چار طرح کا ہوتا ہے۔ ریمیٹائیڈ آتھرائٹس یعنی گٹھیا آسٹیو آتھرائٹس گاؤٹ آتھرائٹس اور جونائل آتھرائٹس۔ ان میں آسٹیو آتھرائٹس عمر ڈھلنے کے ساتھ جسم کے ان جوڑوں پر ہوتا ہے جن پر لگاتار زور دیا جاتا ہے۔ لگاتار گھٹنے موڑ کر بیٹھنا۔ آلتی پالتی مار کر بیٹھنا۔ کسرت نہ کرنا۔ جسم کا وزن کافی بڑھ جانا وغیرہ۔ اس کے اسباب ہیں۔ ملک کے سب سے اور دنیا کے چوتھے سب سے بڑے کارپوریٹ ہسپتال اندر پرستھ اپولو ہسپتال سریتا بہار کے سینئر ماہر ہڈی کے ڈاکٹر کے پی اتری کے بیان کے مطابق عام طور پر آتھرائٹس کے بارے میں کئی غلط فہمیاں ہیں۔ عام طور پر جسم میں ہڈیوں یا پٹھوں میں درد کو آتھرائٹس سمجھ لیا جاتا ہے لیکن اصل میں ایسا نہیں ہوتا۔ بلکہ جوڑوں میں ہونے والے درد یا سوزش کو آتھرائٹس سمجھ لیا جاتا ہے اور اس سے جسم کے صرف جوڑ ہی نہیں بلکہ کئی اعضاء پر اثر ہوتا ہے۔ آسٹیو آرتھرائٹس جہاں جسم کے بڑے جوڑ گھٹنا۔ کولہا وغیرہ پر اثر کرتا ہے یہ ریومیٹائیڈ آرتھرائٹس جسم کے چھوٹے جوڑوں پر پہلے حملہ کرتا ہے۔

ڈاکٹر اتری کے بیان کے مطابق گھٹنوں کے درد کے آغاز میں فزیو تھیراپی (کسرت) اور دواؤں کا سہارا لیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر اتری کہتے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ کچھ وقت کیلئے درد اور جلن سے راحت ملے۔ لیکن اس کا اثر دائمی نہیں ہوتا۔ دوا بند کرتے ہی علامات پھر ابھر کر سامنے آتی ہیں۔ اگر آتھرائٹس کے باعث گھٹنا یکدم بے کار ہو جائے تو آدمی چلنے پھرنے کے قابل نہیں رہتا۔ تب گھٹنا بدلنا سب سے عمدہ علاج ہے۔ آپریشن کی کامیابی یقینی ہے۔ آپریشن کے بعد نہ درد ہوتا ہے اور نہ چلنے پھرنے میں دشواری ہوتی ہے۔ گھٹنا ہی کیوں؟ آج جسم کے کئی طرح کے جوڑ آسانی سے بدلے جا سکتے ہیں۔ ایسے جیسے کولہا اور ہپ وغیرہ۔

ڈاکٹر اتری کہتے ہیں کہ مصنوعی جوڑ ایسے مصنوعی اجزاء سے بنائے جاتے ہیں جنہیں جسم آسانی سے قبول کر لیتا ہے اس کا کوئی الٹا اثر نہیں پڑتا یہ مصنوعی جوڑ ٹائٹینیم اور ہائی گریڈ سٹینلس سٹیل اور پالی اتھائلین کے ملاپ سے تیار ہوتے ہیں۔ یہ جوڑ 15۔20 سال کے بعد ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اس مسئلہ کو دوبارہ آپریشن سے دور کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر اتری کے مطابق فی الحال اپنے ملک کے مصنوعی گھٹنے غیر ملکوں سے درآمد کئے جاتے ہیں اس لئے بھارت میں ان کی قیمت کچھ زیادہ ہے۔ کچھ بھارتیہ کمپنیاں آج کل مصنوعی گھٹنے تیار کرنے میں مصروف ہیں۔ اگر کوئی کمپنی اعلیٰ درجے کے گھٹنے تیار کرتی ہے تو اس کی قیمت کافی کم ہو سکتی ہے۔ ابھی تو ڈاکٹر اتری بتاتے ہیں کہ جوڑوں کے آپریشن کے دوران ان کی منتقلی کے کامیاب نہ ہونے کا امکان ایک فی صد سے بھی کم ہوتا ہے۔ ہاں ماہر ڈاکٹر ضرور ہونا چاہئے۔ جسے پورا علم ہو۔ تجربہ کار ہو۔ ان آپریشنوں کی خاص بات یہ ہے کہ یہ ضروری نہیں ہوتا کہ مریض کو پورا بے ہوش کر کے آپریشن کیا جائے گھٹنے کے آپریشن کے لئے ریڑھ کی ہڈی میں انجکشن لگا کر دونوں پاؤں سن کر دئے جاتے ہیں۔

ڈاکٹر اتری بتاتے ہیں کہ کئی بار تو ہم مریض سے بات بھی کرتے رہتے ہیں۔ گھٹنے کے آپریشن میں گھٹنے کے سامنے سے آٹھ انچ کا لمبا چیرا لگا کر سرجری کی جاتی ہے۔ دونوں گھٹنوں کو بدلنا ہو تو چار یونٹ اور ایک گھٹنے کیلئے دو یونٹ خون مہیا کیا جاتا ہے۔ اس آپریشن میں کل ڈیڑھ دو گھنٹے کا وقت لگتا ہے۔ آپریشن کے بعد ایک سے دو دن مریض کو مکمل آرام دیا جاتا ہے اور لگ بھگ دو ہفتے کے بعد ٹانکے کاٹ دیئے جاتے ہیں۔ اور تین ماہ تک ہر ماہ ایک بار ڈاکٹر سے مشورہ لینا پڑتا ہے۔ پھر چھ ماہ کے بعد اور پھر ایک دو سال کے بعد ڈاکٹر سے ملاقات کی جاتی ہے۔

آخر میں ڈاکٹر اتری کہتے ہیں کہ یہ ٹھیک ہے کہ اب مصنوعی جوڑوں کا بدلنا ممکن ہو گیا ہے۔ لیکن آپ بڑھاپے میں ہڈیوں کے امراض سے بچنا چاہتے ہیں تو صلاح ہے کہ گھی۔ چینی چکنائی کم کھائیں۔ متوازن غذا لیں۔ کھانے میں کیلشیم کی مقدار مناسب رکھیں۔ دودھ اور ساگ سبزی خوب کھائیں۔ کسرت ضرور کریں۔ اور اپنے آپ کو "فٹ" رکھیں۔ ساتھ ہی موٹاپے سے بچیں۔ لیٹ کر ٹیلی ویژن نہ دیکھیں۔ کام کرنے اور بیٹھنے کی حالت کو ہمیشہ ایسا رکھیں کہ جسم کم سے کم مڑے۔ دھیان دیجئے کہ کسی بھی محنتی شخص کو گٹھیا اور جوڑوں کے درد جیسی بیماریاں بہت کم ہوتی ہیں۔

(راجندر کمار رائے۔ ہند سماچار 15.11.98)

**Subscription**
Annual Rs/-150
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N 61/57

The Weekly **BADR**

Qadian 143516, Distt Gurdaspur Punjab (INDIA)

☎ (091) 01872-20757
20091
FAX (091) 01872-20105

Vol - 48 Thursday, 7 Jan 1999 Issue No 1


# صدقات

سے متعلق

## سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ایک اہم ارشاد

ماہ رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں بکثرت صدقہ و خیرات کرنا بھی سنّت نبوی ہے۔ اسلئے ذیل میں صدقات کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک اہم ارشاد درج کیا جاتا ہے کہ احباب جماعت اس طوعی نیکی کی طرف بھی خصوصی توجہ فرمائیں۔ حضورؓ نے فرمایا:

"خدا تعالیٰ پر توکل سب سے اہم چیز ہے۔ جو کچھ خدا کر سکتا ہے بندہ نہیں کر سکتا ہے خدا تعالیٰ سے دُعائیں کرتے رہو کہ وہ ایسا راستہ کھول دے جس سے آپ کی اور جماعت کی تکلیفیں دور ہوں۔ اس میں سب طاقتیں ہیں۔ جہاں بندے کی عقل نہیں پہنچتی وہاں اسکا علم پہنچتا ہے۔ خواہ ایک ٹکڑا ہو صدقہ بہت دیا کرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جہاں دُعائیں نہیں پہنچتی وہاں صدقہ بلاؤں کو رد کر دیتا ہے"۔

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مندرجہ بالا ارشاد جماعت کی موجودہ مشکلات اور ترقی کے راستہ میں حائل روکاوٹوں کے پیش نظر ایک خاص اہمیت رکھتا ہے اور جماعت کے ہر مخلص دوست کا فرض ہے کہ وہ حضور اقدسؓ کے ارشاد کی اہمیت کا پوری طرح احساس کرتے ہوئے کثرت سے صدقات دینا شروع کر دے۔

رمضان المبارک کے مقدس ایام صدقہ خیرات کیلئے خاص ہیں۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے حدیث شریف میں آتا ہے کہ ان مقدس ایام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے انتہا صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے اور آپ کا ہاتھ تیز ہوا سے بھی زیادہ سخاوت کرتا تھا۔ پس احباب جماعت کو چاہئے کہ وہ سنّت نبوی کے تابع ان بابرکت ایام میں حسب استطاعت زیادہ سے زیادہ صدقہ و خیرات کرنے کو اپنا معمول بنائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس طوعی نیکی کو اپنی جناب میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین (ناظر بیت المال آمد قادیان)

# صدقۃ الفطر

صدقۃ الفطر بظاہر ایک چھوٹا سا حکم ہے۔ مگر بعض احکام جو دیکھنے میں معمولی نظر آتے ہیں۔ حقیقت میں بہت اہم اور ضروری ہوتے ہیں۔ جن کی بجاآوری اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور عدم بجاآوری خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث، ہو سکتی ہے۔ اسی قسم کے اسلامی احکام میں سے (جو حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں) ایک اہم حکم صدقۃ الفطر سے تعلق رکھتا ہے۔ جو تمام مسلمان مردوں، عورتوں اور بچوں پر (خواہ وہ کسی بھی حیثیت کے ہوں) فرض ہے جو شخص اس فرض کو ادا نہ کر سکتا ہو۔ اس کی طرف سے اس کے سرپرست یا مربی کیلئے ضروری ہے کہ وہ ادا کرے۔ بلکہ معتبر روایات سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ غلام اور نوزائیدہ بچوں پر بھی صدقۃ الفطر فرض ہے۔ صدقۃ الفطر کی مقدار اسلام نے ہر ذی استطاعت شخص کیلئے ایک صاع عربی پیمانہ مقرر کی ہے جو قریباً اڑھائی کلو کے ہم وزن ہوتا ہے۔ سالم صاع کا ادا کرنا افضل اور اولیٰ ہے البتہ جو شخص سالم صاع ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ نصف صاع بھی ادا کر سکتا ہے چونکہ آجکل صدقۃ الفطر نقدی کی صورت میں بھی ادا کیا جاتا ہے۔ اس لئے جماعتیں غلہ کے مقامی نرخ کے مطابق فطرانہ کی شرح مقرر کر سکتی ہیں۔ قادیان اور اس کے گردونواح میں چونکہ ایک صاع غلہ کی اوسط قیمت ۔/۱۴ روپے بنتی ہے اس لئے پنجاب کیلئے صدقۃ الفطر کی پوری شرح ۔/۱۴ روپے مقرر کی گئی ہے۔ صدقۃ الفطر کی ادئیگی عید الفطر سے کم از کم پانچ روز پہلے ہو جانی چاہئے۔ تاکہ بیوگان، یتامیٰ اور نادار مستحقین کی اس رقم سے بروقت امداد کی جاسکے۔

یہ رقم مقامی غرباء اور مساکین پر بھی خرچ کی جاسکتی ہے۔ لیکن جن جماعتوں میں صدقۃ الفطر کے مستحق لوگ ہوں وہ ایسی تمام رقوم مرکز میں بھجوائیں۔ یاد رہے کہ صدقۃ الفطر کی رقم دیگر مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔

**ضروری تصحیح**: بدر کے شمارہ 22 اکتوبر 98 کے صفحہ اول کالم نمبر 2 کی عبارت میں اُوپر سے پانچویں لائن میں غلطی سے لفظ "آگ" کی بجائے "آگا" چھپ گیا ہے اصل عبارت یہ ہے۔ "وہ جو اس کیلئے آگ میں ہے وہ آگ سے نجات دیا جائے گا" احباب اس کی درستی فرمالیں۔ ادارہ اس فرو گذاشت پر معذرت خواہ ہے۔ (ادارہ)


THE FIRST ISLAMIC SATELLITE CHANNEL

BROADCASTING ROUND THE CLOCK

| AUDIO FREQUENCY | | |
|---|---|---|
| URDU | : | 6.50 |
| ENGLISH | : | 7.02 |
| ARABIC | : | 7.20 |
| BENGALI | : | 7.38 |
| FRENCH | : | 7.56 |
| DUTCH | : | 7.74 |
| TURKISH | : | 8.10 |

| | | |
|---|---|---|
| SATELLITE | : | INTELSAT 703 IS -703 AT 57* E |
| DECODER | : | C Band |
| POSITION | : | 57* East |
| POLARITY | : | Left Hand Circular |
| DISH SIZE | : | Max. 8 Ft |
| VIDEO FREQUENCY | : | 4177.5 Mhz |
| AUDIO FREQUENCY | : | 6.50 Mhz |
| E Mail | : | mta @ bitinternet . com |

☆...... اگر آپ خود یا اپنے بچوں کو اسلامی تعلیم سے روشناس کرانا چاہتے ہیں۔
☆...... اگر آپ موجودہ فحاشی سے بھرپور ٹی وی چینلز سے بچ کر اپنی اور اپنے بچوں کی اخلاقی و روحانی پرورش کرنا چاہتے ہیں تو آپ، ہمیشہ

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل

ہی دیکھئے۔ اس میں نماز سکھانے۔ قرآن مجید سکھانے کے علاوہ حضرت امام جماعت احمدیہ عالمگیر کے درس القرآن۔ ترجمۃ القرآن و ہومیوپیتھی کلاس اور مجالس عرفان نشر ہوتی ہیں۔
علاوہ ازیں زبانیں سکھانے اور کمپیوٹر و سائنس سے متعلق دیگر معلومات سے بھرپور پروگراموں سے بھی آپ استفادہ کر سکتے ہیں۔
☆...... جماعتِ احمدیہ کا عربی رسالہ التقویٰ لنڈن۔ انٹرنیشنل الفضل لندن۔ جماعتی کتب اور دیگر معلومات Computer Internet پر دیکھ سکتے ہیں۔ جس کا نمبر اوپر دیا گیا ہے۔
☆...... حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات۔ ہومیوپیتھک کلاسز اور دیگر ضروری پروگرام کی ویڈیو کیسٹ حاصل کرنے کیلئے نیچے لکھے پتہ جات پر رابطہ قائم کریں۔

**نوٹ**: ایم ٹی اے کی جملہ نشریات کاپی رائٹ © قانون کے تحت رجسٹرڈ ہیں۔ ان کے کسی بھی حصہ کی بلا اجازت اشاعت یا نشر خلافِ قانون ہے۔

NAZARAT NASHRO - ISSHAT
MTA QADIAN Mohalla Ahmadiyya Qadian -143516
Ph: 01872-20749 Fax : 01872 - 20105

MTA International, P.O. Box 12926, London SW 18 4ZN
Tel : 44-181 870 0922 Fax : 44 - 181 875 0249
Internet code : http://www.alislam.org/mta